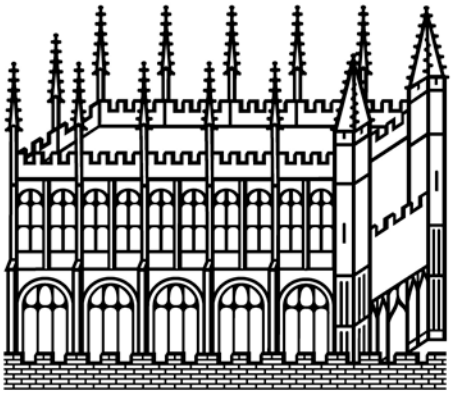

Bodleian Libraries

UNIVERSITY OF OXFORD

This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

For more information see:

http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks



This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.



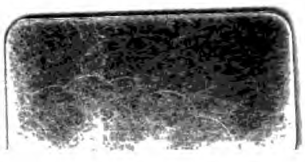

INDIAN INSTITUTE

اثر کیا تھا کہ تم نے دل سے اُسکی یاد بھلائی تھی اور انگوٹھی لیتے ہی سُدھ آئی کچھ اور تم دل مین اندیشہ
نکرو میری بات یقین جانو ✣ اور کن منی نے بھی بدسلوکی تمہاری چیلون کی زبانی سنکر تمہین تقصیروار نہ
ٹھہرایا سراپ دریا سانی کا درمیان مین لایا ✣ تمہاری بدسلوکی کی باتین نیکا سے سنکر راجہ اندر نے تمہین بلایا
ہے نیکا نے عرض کی تھی تم راجا دشمنت کو بلاکر سکنتلا کو بلاد و سویون اتفاق ہوا اب سکنتلا کو اور اپنے بیٹے
کو لیکر گھر پھر جاؤ خوشی و خرمی سے عیش و عشرت کرو ✣ یہ باتین ہو رہی تھین کہ ایک وکیل راجا اندر کا وہان
آپہونچا اظہار کیا کہ راجا اندر نے کہا ہے جو ہمین منظور تھا وہ مقصد راہ مین پورا ہوا اب تم اپنے مکان
کی طرف پھر جاؤ ✣ یہ سنتے ہی ڈنڈوت کرکے اور تخت پر سکنتلا اور لڑکے کو بٹھاکے آپ بھی سوار ہوا اور ساتھ
لیکر انھین گھر آیا اس طور آن مشتاقونکی آپسمین ملاقات ہوئی طالع سوتی ہوئے دونون کے جاگے کھ درد انکے دلون کے
یکلخت بھاگے دونو خوش و خرم ہوئے سکنتلا رانی ہوئی اور راجا اپنے راج مین حکمرانی کرنے لگا رعیت انکی خوشی سے شاد
ہوئی وہ نگری پھر سرنو آباد ہوئی سب مطالب و مقاصد انکے دلون کے برائے اپنے اپنے حسن جوانی کے خوب مزے اٹھائے
✣ اب یہ کہانی یہان تمام ہوئی لفظ و معنی سے بخوبی سرانجام ہوئی از بسکہ زبان ریختہ مین لکھی سال ہجری کے موافق ریختہ
تاریخ ہوئی ✣ **بیت** سکنتلا کا جو احوال اسمین ہے مذکور ✣ سکنتلا کے اسے نام سے کیا مشہور ✣ ✣ ✣ ✣ ✣

خاتمۃ الطبع

کتاب مشہور اور معروف سکنتلا ناٹک نام مقبول انام مصنفہ شاعر **کالیداس** جو بزمانہ راجہ بکرماجیت کے تصنیف
ہوئی تھی اور بہر عہد دولت فرخ سیر مین زبان سنسکرت سے برج بھاکھا مین ترجمہ ہوئی اور بہ عہد شاہ عالم
بادشاہ لارڈ مارکونس ولزلی صاحب بہادر کی حکومت مین حسب الحکم جان کلکرسٹ صاحب بہادر منشی کاظم علی
تخلص جوان نے برج بھاکھا سے زبان ریختہ مین ترجمہ کیا تھا قدردانون کی خواہش اور شائقین کی استدعا سے
مطبع نامی گرامی منشی **نولکشور** مقام لکھنو مین بماہ فروری ۱۸۷۵ عیسوی مطابق ماہ ماگھ ۱۹۳۱ حلیہ طبع سے آراستہ ہوئی

تمت

مہربانی سے انہین بھول جاؤ خاطر مین ہرگز نہ لاؤ مجھے سخت پشیمانی حاصل ہوئی ہے پس اب رنجیدگی دور کرو میرے
دل غمگین کو مسرور کرو یہ کہا اور ہزار ہزار منت وسماجت کی سکنتلا نے کہا مہاراج گناہ تمہارا کچھ نہین یہ میری
قسمت کی برائی ہے ۔ اسیمین وی دونون عاشق ومعشوق یہ باتین کر رہے تھے جو شیپ منی
نے راجا کے آنے کی خبر سنکر بلایا وہ لڑکے کو اپنے گلے سے لگائے ہوئے جب پاس گیا پہلے دنڈوت
کرکے قدمبوسی کئے پھر ہاتھ باندھکر گنہ گارون کی طرح آگے کھڑا رہا ۔ سکنتلا بھی سر نیچے
کئے ہوئے حاضر ہوئی انہون کی طرف غور وتامل سے دیکھکر منی نے کہا کہ راجا یہ اپنے خاندان کی بہت
نیک ہے اور یہ بیٹا اسکے یہان اچھی ساعت مین پیدا ہوا ہے لچھمی اسمین جیسی خوب ہین اور تم بھی
نیک ذات اور نیک صفات ہو سنجوگ تمہارا نیک ہوا ہے ۔ جب اسنے یہ خوبیان بیان کین تب راجا نے
ہاتھ جوڑکر کہا میرے دل مین جو گمان بد اور خیال فاسد ہوا تھا سب اسکا مجھے کچھ دریافت نہین ہوتا
اس سے مجھے آگاہ کرو کیا باعث اسکا تھا ۔ اور تم سے کچھ چھپا نہین گذشتہ وحال آیندہ کا سب
احوال تم پر روشن ہے اور مین تم سے اس لیے پوچھتا ہون کہ مین نے کنڈ ہر دیواہ کرکے سرشتہ الفت کا
بڑہایا کہ کبھی تار دوستی کا نہ ٹوٹے کیا سبب ہے کہ برعکس اسکے مجھسے عمل مین آیا خبر کچھ نرہی اپنے قول واقرار پر
مین نرہا ۔ جب یہ یار وفادار میرے گھر مین ائی سوز وگداز اپنا شمع کی مانند زبان پر لائی تب بھی مجھے
کچھ پرواہ نہ ہوئی اور اسکے جدا ہونے سے بھی کچھ خیال نہ گذرا کہ یہ کون ہے اور کہان سے آئی تھی اور کدہر
گئی پھر دیکھتے ہی انگوٹھی کے کیونکر یاد آئی یہ بڑا تعجب ہے ۔ راجا نے جب اپنے دل کا یہ شبہ بیان کیا تب
منی نے ہنسکر جواب دیا سکنتلا کو منیکا جسوقت یہان لائی تھی اسی ان جو سوچ کرمین نے دہیان کیا تو پردہ
اس راز کا تمام مجھپر کھل گیا در باسا منی نے غصے سے سکنتلا کو سراپا تھا کہ راجا کو تیری طرف سے
ایسی غفلت ہووے گی کہ تجھے بھول جاوے گا بہت دنون تلک رووے گی ۔ غرض جو کچھ اسنے اسکے
حق مین بد عا دی تھی اسکے آثار سب کچھ نظر آئے اسمین تقصر تمہاری کچھ نہین اور وہ سراپ سکھیون
نے سنا تھا سکنتلا کو اس سے خبر نتھی اور انہون نے بھی مناسب وقت نہ جانا جو کہتین مگر در باسا کی
کے ہاتھ پاؤن پڑکے انہون نے بہت عاجزی ومنت وزاری کی تب اس منی کے جسمین کچھ رحم آیا اور یہ
بھید بتایا کہ راجا اسکی طرف سے غفلت کریگا جب انگوٹھی اپنی پاوے گا تب اسکو سکنتلا کی بھولی ہوئی
یاد پھر آوے گی لیکن کتنی مدت یہ ایذا مین اٹھائینگی ۔ یہ کہکر وہ منی چلا گیا تھا اور اسکی بد دعا یہ

ویسی ہی اِس لڑکے کی مجھے الفت ہوئی اللہ نے مجھے بے اولاد رکھا پرائے بیٹے کو حسرت سے دیکھتا ہون ۔ پھر ان تپشینون سے پوچھنی لگا کہ یہ چھوٹی سی عمر اُسکی اور یہ جرات و دلاوری کسکا یہ بیٹا ہے اُسکا باپ کا کیا نام ہے بولین کیا کہین اور کیا بتاوین اُسکے باپ کمبخت کا یہان کوئی نام نہین لیتا ۔ مان اُسکی خوبصورت اور خوش سیرت سر سے پاون تلک شرم و حیا سو اُس بے تقصیر کو اُسکے باپ نے حمل ہی مین گھر مین نہ رکھا بیعزتی سے نکال دیا ۔ یہ سنکر راجا کے جیمن شک ہوا اور فکر کے دریا مین ڈوب گیا پھر پیار سے پوچھنے لگا کہ باپ تو اِسکا گنہگار ہے لیکن اِسکی مان کون ہے اُسکا احوال ظاہر کرو ۔ راجا نے جب یون پوچھا تپشینون نے جواب دیا اِس بہادر کی ماکا نام سکنتلا ہے جب راجا نے اُسے نکال دیا تب اسکی ماں اِسکا پری اِسے اِس احوال مین دیکھکر وہان سے یہان لے آئی ۔ سنتے ہی جیتنا شک جی مین تھا جاتا رہا چھاتی بھر آئی اور جی مین کہنے لگا کہ منزل مقصود کو ہم پہونچے بے اختیار ہو کر لڑکے کو گود مین اُٹھا لیا اور چھاتی سے لگا کر تپشینون سے کہا جسکا تم نام زبان پر نہین لائین وہ گنہگار مین ہی ہون جو کچھ قصور ہوا مجھسے ہوا اِس بے تقصیر کا تقصیروار مین ہون اب میری تقصیرین معاف کرو اور میرا آنا جا سناؤ اور اُس آرام جان کو مجھسے ملاؤ ۔ لڑکے کو گلے سے لگائے وہ یہ کہتا تھا اور گنڈے کی تاثیر سے ظاہر تھا کہ کوئی غیر اُسے اگر ہاتھ لگاتا تو وہ گنڈا اُسے سانپ ہو کر ڈستا اس سبب سے اُنہین بھی یقین ہوا کہ یہ اسکا باپ ہے ۔ وہ دونون کر سکنتلا کے پاس گئین اور سارا وہ احوال بیان کیا اور ساتھ لائین ہر چند اُسنے سنکر تغافل کی لیکن کشش محبت کی کھینچ لائی ۔ راجا نے اِس خجالت سے اُس محجاب زدی کو دیکھا کہ درد فراق اُسکے دل مین کارگر ہے اور احوال اُسکا نوع دیگر ہے مُنہ اُترا ہوا بال سر کے چکٹے ہوئے کپڑے بدن کے میلے ۔ وہ جو اُس صورت سے نظر آئی زار زار رونے لگا اور وہ شرم سے سر نھوڑائے ہوئے پاس آکر کھڑی ہوئی اُسوقت راجا کو اور بات کچھ بن نہ آئی پاؤن پر گر پڑا ۔ سکنتلا بولی کیون مجھے گنہگار کرتے ہو آپ بھی رونے لگی اور سر کو پاؤن پر سے اُٹھا کر کہا مہاراجا اب تمہین کیون ہوش آیا راجا نے کہا تقصیر میری معاف ہو کچھ مجھے معلوم نہین کہ مجھے کیا ہو گیا تھا جو مین نے یہ نالایق باتین کین لیکن اتنا دریافت ہوتا ہے کہ یہ انگوٹھی جب مین نے پائی تب مجھے سارا بھولا ہوئی یاد آئی تب سے جان وبال تن ہے ایک دم کی دوری ہزار طرح کا رنج و محن ہے ۔ جو کچھ مجھسے گنہ ہوا ہے معلوم نہین ہوتا کیا اسرار تھا ۔ خفگی جانے دو مین اپنے گناہ کا آپ اقرار کرتا ہون اس سے درگذرو جو جو میرے تئین سختیان مین نے کین ہین لطف و

لڑکے کا رکھا اور پرورش پانے لگا ۔ جب کچھ ایک بڑا ہوا منی نے ایک گنڈا بنا کر اُسکے گلے مین ڈال دیا کہ
اسمین یہ تھا اُسکے ماباپ سوا جو کوئی اُسے چھوئے کالا سانپ ہوکر وہ اُسے ڈسے یہان کا تو یہ ماجرا تھا ۔ اور کنو
ایک دنون کے بعد مینکا پری نے راجا اندر سے جاکر کہا تم راجا دشمنت کو یہان بلا بھیجو وقت ملاقات کی سمجھا
سکنتلا کے احوال کی یاد دہی کرہاتہ پکڑ بلاؤ آپکی توجہ سے اُسمین ان دونون کا ملاپ یون نظر آتا ہی ۔ راجا نے
قبول کرکے اُسکے بلانے کے لیے ماتل رتھبان کو حکم کیا کہ تحت لیجا اور دشمنت کو ہماری طرف سے پیغام
دیکر جلد سوار کرکے لے آ ۔ ماتل بموجب امر کے روانہ ہوا جب وہان سے راجا کی ڈیوڑہی پر پہونچا وہ تو دکھتا ہی
تھا کہ رتھبان نے اہل کارون اور عرض بیگیون سے ظاہر کیا مجھے راجا اندر نے بھیجا ہے خبر کرو ۔ چوبدارون
نے سنتے ہی راجا سے عرض کی مہاراجا راجا اندر نے ماتل رتھبان کو بھیجا ہے اور ایک خوبصورت تخت
واسطے آپکے سواری کے لے آیا ہے ۔ راجا نے وہین بلا لیا ماتل نے سلام کیا تب راجا نے یہ پوچھا
کھوسیکے سکھہ دینے والے راجا اندر خیر و عافیت سے رہتے ہین ۔ اُسنے صحت و سلامتی بیان کرکے عرض
کی کہ مجھے مہاراج نے یہ پیغام دیکر بھیجا ہی کہ دیو ہم سے لڑتے ہین ہماری کمک کو آیئے اور انہین ہرا کو
پھونچایئے ۔ راجا نے اُسکی خیر و عافیت پوچھی پھر راجا اندر کی تعریف کرنے لگا ہے نصیب ہماری کہ راجون کا
راجا مہاراج ہمین اس مہربانی سے یاد فرماوے یہ محض بندہ نوازی ہے وگرنہ ہماری کمک کے کب محتاج ہین
جس بندی کو حکم کرین ایک آن مین انکا کام تمام کردے پھر اچھی اچھی پوشاک پہنکر تمام ہتھیار بدن پر سج کر تخت پر بیٹھ
خدمت مین راجا اندر کے روانہ ہوا ۔ جب آدہی راہ طے کرکے نصف آسمان تک پہونچا ایک پہاڑ اچھا نظر پڑا تب
سے پوچھا یہ کوہ ہمین شکوہ کونسا ہے اور کیا نام اسکا ہے ۔ اسنے عرض کی ہیم کوٹ اسے کہتے ہین اسمین
کشیپ منی رہتے ہین ۔ راجا نے کشیپ منی کا نام سُنکر اُس سے کہا تخت کو اُسطرف پھیرو ہمکو درشن کرنیکو وہ تخت
اُس طرف سے چلا جب نزدیک جا پہونچا تخت سے اُترو ہان سیر کرنے لگا ۔ پھول رنگ برنگ کے تمام اسپر
کھلے ہوئے دیکھے پانی چشمون سے جاری درخت سب سوہ دار ہر ایک ٹھنی پر جانور بول رہے اور چھچے کر رہے
ہے ۔ اُسکے سوا اور ایک تماشا دیکھا کہ ایک لڑکا خوبصورت چھوٹی سی عمر کا شجاعت کے تمام آثار اُسکی پیشانی سے
روشن ہین شیر کے بچے سے کھیل رہا ہے گردن و بازو اُسکا پکڑ کر زور کرتا ہے اور دو تپسینین اُسکے ساتھ
ساتھ ہین ہرچند دی منع کرتی ہین وہ نہین مانتا کا تب اُسکا چیر چیر کر دانت گنتا ہے ۔ راجا کو اُسکی بہادری
سے تعجب ہوا اور جیمین محبت پیدا ہوئی اپنے دل مین کہنے لگا جیسے اپنے لڑکے کو دیکھکر پیار آتا ہے

آرام مین تھا کیون مجھے جگا کر بے چین کیا پھر تو نے نئے سر سے یاد دلائی ۔ غم کی ایک کتاب جب اُسنے کھولی
تب چیری لونڈی بولی مہاراج معلوم نہ ہوا کہ سکنتلا کو یک بیک راہ مین سے کوئی چھلاوا تھا جیون چھلکر لیگیا
پھر ظاہر نہ ہوا کہ کیا ہوگئی ۔ تب راجا نے کہا منیکا پری جو اُسکی ماتھی اُڑا کر لیگئی جب اُسنے اُسے اس حالت سے
دیکھا کہ ادھر مین نے مُنہ نہ لگایا اور بیمروتی سے پیش آیا ہر چند وہ منّت وزاری سے کس کس طرح جتا جتا کر اور یاد دلا
دلا کر کہتی رہی آنسوؤن کی ہر ایک آنکھ سے اُسکی ندیان بہتی رہین تب بھی مین نے غفلت سے کچھ پروا اُسکے
احوال پر نہ کی اِدھر مُنی کے دونون چیلون نے یہ حالت دیکھ چھوڑ کر گھر کی راہ لی ہمدردی سے اُس ماہ لقا کو اُسکی
ماں نے اس بلا سے نجات دی ۔ چیری اس بھید سے آگاہ ہوکر بولی اختیار کی باگ ہاتھ سے نہ دیجی اور تھوڑے سے دنون
صبر کیجئے اُمید قوی ہی کہ تمھارا اُسکا ملاپ ہوگا وہ تمھاری عاشق زار ہے اور تمھارے دام الفت مین گرفتار
ہے جسکی یہ حالت بیان کی کیونکر اُسے بغیر تمھارے کل پڑے گی ۔ جب تمھارے عشق مین اُسکی بیقراری
اور نالہ وزاری اُسکی مادر دیکھیگی کب اُسی گوارا ہوگا کہ بسمل تیغ عشق کی تڑپ کریون جان دے علاج اُس جان بلب
آمدہ کا تمھارے لب جان بخش سے کریگی خاطر پریشان کو جمع کیجے اور جو مین نے خدمت عالی مین عرض کی ہے
وہ شد نی ہے ہوئی جانئے ۔ وہ کہنے لگا ایسی قسمت میری نہین مین یہان خاک پر وہ وہان افلاک پر میری اُسکی زمین و
اسمان درمیان ہے ملاپ ممکن نہین کہ ہوگا قطعہ ور دمیرے دل سے کب یہ جائیگا ۔ چین یکدم مجھکو کیونکر آئے گا ۔
کاش تو جلدی نکل جاتین سی جی ۔ ورنہ اب ایذائین کیا کیا پائیگا ۔ پھر چیری نے ہاتھ جوڑ کر عرض کی مین نہین
کہتی تم سے بات جھوٹھی یہ کیونکر مل گئی انگوٹھی کب یہ پانی مین گری تھی کس وقت ملاح نے پائی پھر کہان سے مہاراج
کے ہاتھ مین آئی اُسے چیرائی سے اُسنے یون سمجھایا اور اوس اُلفت کے دیوانے نے یہ بھید انگوٹھی کا سن پایا
وہ جو برہ کے دریا مین ڈوبا ہوا تھا اسی انگوٹھی سے یون کہنے لگا مین سمجھا تھا دنیا مین ایک مین ہی کمبخت ہون پر تو
بھی بڑی بے نصیب ہے تجھے وہ معشوقیت سے ہاتھ مین رکھتی تھی تو چھوٹ اُس سے جدا ہوئی اور مین بھی ڈھونڈتا
ہون کہ وہ میری آرام جان کیا ہوئی ہم دونون کو پچھتاوا ہی مجھے اُسکی دوری نے مرنیکے نزدیک پہونچایا اور تیرے
لئے یہ حلقہ تیر السی گرداب ہے کہان مجھے ویسی صورت نظر آوے گی اور کب تو ویسا ہاتھ پاویگی ۔
وہ بیچارا اسی مین دیوانہ سا بیکل رہتا تھا اور جی مین جو آتا تھا سو کہتا تھا ۔ اب سکنتلا کا احوال سنو جب مینکا اُسے
وہان سے اُٹھا کر لیگئی کشیپ مُنی کے استھان مین جاکر اُتارا بود و باش اُسکی وہین مقرر کی رات دن وہان رہنے
لگی ۔ جب حمل کے دن پورے ہوئے ایک لڑکا صاحب جمال پیدا ہوا اور اُسکے سوتے طالع جاگے بھرت نام اُس

سر پر دونون ہاتہ مار ہاے ہاے کر پکارا خوشی نام کو نرہی + دل مین سوچنے لگا کس سے کہون یہ مین نے کیا کیا
اپنے گلے پر چھری دی وہ دوست میرے پاس آئی تھی مین نے دشمنی کی مجھسے رکھی نہ گئی تب تو بھول گیا تھا اب وہ
سب باتین یاد آئین اُسنے تو حجاب کا پردہ درمیان سے اٹھا کر سب بھید بتایا تھا تب بھی میرے دل مین کچھہ نہ آیا ادہر
سے مین نے اُس نازنین کو چھوڑا اُدہر سے وہ چیلے اُسے چھوڑ گئے شور کر کے وہ راہ مین رونے لگی تب بھی محبت میری
دل مین نہ آئی اب کانٹا جدائی کا دل مین کھٹکے ہی چھاتی پھٹتی سانس دم بدم اٹکے ہی + جیسے کوتوال نے
لا انگوٹھی دی تب سے عجب حالت اُس فراموش کار پر ہونے لگی دل مین درد رنگ زرد نہ دن کو بہوکھہ نہ رات کو نیند
زاری اور بیقراری سے سروکار بیراگ سے راگ بھی خوش نہ آتا آٹھہ پہر درد دل سے کراہاتا تھا + اگر جون تون
دن کاٹتا تو رات نہ کٹتی اور رات کاٹتا تو دن نہ کٹتا راجا کے اس غم سے شادی شہریون کے دلون سی ایسی جاتی
رہی کہ کوئی خوشی کا خیال بھی نہ لاتا لڑکون نے کھیلنا بھلا دیا تھا جوانون کی حالتین بوڑہون سے بدتر ہو گئی تہین
کسی کے لب سی ہنسی اشنا نہ تھی ہر ایک کی منہ پر اداسی چھا رہی تھی + وہ جو سکھہ کا دینے والا راجا سکنتلا کے دکھہ
کے دریا مین ڈوب گیا تھا عورت و مرد کے دلون سی آرام رم کر گیا تھا بدلی غم کی تمام شہر مین چھا رہی تھی خوشی بیکار
تھی فراق زدہ مہاراج کے راج مین بسنت رت کی آمد ذرہ بھی کہین نظر نہ آتی تھی + کویل کو بولنے نہ دیتے بلکہ درختون
سے مار مار اُڑاتے تھے خوشبوئی بازار مین بکنے نہ پاتی رنگین کپڑون کا پہننا تو معلوم اگر بندہے بندہائے پاتے
تو انھین ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتے پھولون کا تو مذکور کیا ہی کچی کلیان جو ٹہنیون پر دیکھتا توڑ توڑ کر خاک پر پھینک دیتا
یہ تو احوال شہر کے لوگون کا تھا + اور راجا بیمار سا دن بدن زرد ہوا جاتا تھا من مارے ہوئے بیکل رہتا بار بار
چھاتی بھر آتی اور آنکھہ آنسوؤن کی جھڑی لگاتی راج کاج سے دل اُٹھائے اکیلا بیٹھا رہتا پہر اجہان اُسی خالی معلوم
ہوتا کچھہ اچھا نہ لگتا دل مین خیال اُسکا کر کے آنکھین بند کر لیتا اور اُسکے دہیان مین پہرون باتین کر کے دل بیتاب
کو تسلی دیتا + کبھی اُسکو خیال مین سامنے کر کے کہتا تم سختی دل سے دور کرو ظاہر ہو کر مجھہ غمگین کو دکھائی دو تب
مجھی تمہاری یاد نہ آئی جیسی کی ویسی مین نے سزا پائی کدورت اپنے دل سے صاف کرو خدا کے واسطی ایک تقصیر میری
معاف کرو مین جیسا ہون ویسی ہی مجھسے بن آئی تم اپنی بھلائی نہ چھوڑو غصہ جانی دو دل مین رحم کر کے ادہر منہ موڑو
+ یہ کہکر راجا کو غش آگیا منہ پر زردی چھا گئی بدن پسینا پسینا ہو گیا ہاتہ پاؤن سی حرکت جاتی رہی + اتنی مین چیری
نام ایک چیری راجا کے پاس دوڑی آئی یہ حالت دیکھکر بے اختیار روئی اور پنکھا جھلنے لگی جب کچھہ ہوش اُسی آیا
غفلت سے آنکھہ کھول دی سر پر لونڈی کو روتے دیکھکر آہ کر کے بولا تجھے کیا کام تھا جو تو ادہر آئی مین کس

پر اک دل سو بلا مین مبتلا ہی ✤ وی خفا ہوکر بولے ای کمبخت تو ادہر کہان آتی ہی اب کر جو تیرے دل کو اچھا لگے جیسا
راجا کہتا ہی اگر تو ویسی ہی ہی تو منی ایسی لڑکی کو کیا کرے گا اور جو سچ ہی تیرا کہنا تو لازم ہی تجھے پی کے گھر رہنا منی کے یہان
جو تو جا کر رہے گی تو تجھے ساری دنیا کلنگ لگاوے گی جو اپنے خاوند کی لونڈی بھی ہوکر رہے گی تو بھی تجھپر ہنسی نہوگی
✤ یہ کہکر چیلے چلے تب راجا انھون کو پکارا کہان اسے چھوڑے جاتے ہو اسکے باپ کو لیجا کر سونپو چیلون نے پھر کر جواب
ندیا وی چلے گئے یہ باہر روتی رہ گئی ✤ یہ اسکی بپت دیکھکر سوم راج پروہت نے ترس کھا راجا کے پاس آکر کہا لڑکا
جب تک اس سی ہووے تب تلک یہ رہے اگر تمھارا بیٹا ہوگا تو سب راجون کا راجا ہوگا تمام پنڈت پکاری کہتی ہین
✤ جب یہ لڑکا جینگی اور لچھن راجون کی اسمین پائے جاوینگے تو اسے سچا جاننا اور اپنے محل مین داخل کرنا جو اسمین
نیے جوہر ذاتی پائے نہ جائین تو کن منی کے گھر بھیج دینا منی اور رکھی لوگون کی بد دعا سے لوگ بی ہوش
ہو جاتے ہین اور سراپ مٹنی سے سدھ مین آتے ہین تب پیچھے پچھتاتے ہین ✤ یہ سنکر راجا نے کہا کرو جو تمھارے
دل مین آوے یہ حکم راجا سے لیکر سکنتلا سے کہا تو ہمارے گھر چل ✤ چیلے تو اس طرح چھوڑ گئے راجا نے
یون چھوڑا سکنتلا روتی ہوئی سوم راج کے ساتھ چلی ✤ اتنے مین ایک آگ کا شعلہ پیدا ہوا اور سکنتلا سی لپٹ
کر اٹھا زمین سے آسمان پر لیگیا ✤ وہ شعلہ اسکی ماتھی کہ جسکا نام مینکا پری کہتے ہین وہ ان باتون سے
جل بل کر اسے یون لیگئی جب وہ بجلی سی چمک کر نظرون سی غایب ہوئی تب پروہت راجا پاس دوڑا آیا کہا
مہاراج تعجب کی بات ہی ایک اچنبھا دیکھا مین نے اپنی آنکھون سی آنسوؤن کی مالا پروتی ہوئی وہ جب میری ساتھ
چلی اور بے اختیا ہو کہنے لگی مین بی کس ہون میرا کوئی نہین تب ایک آگ کا شعلہ سا آیا اور اسے آسمان پر لیگیا
✤ یہ سنکر راجا نے خوش ہوکر کہا ہمنے پہلے ہی اسے پہچانا تھا خدا نے اچھی بات کی یہ کہکر پروہت اپنے گھر کو آیا
راجا اٹھکر اپنے سونے کے مکان مین گیا ✤ تب بھی اسے سرت نہ آئی لیکن دل مین فکرمند ہوا رات کی نیند دنکی
بھوکہ جاتی رہی نہایت اداس رہنے لگا ✤ اور جو انگوٹھی سکنتلا نے تالاب مین گرادی تھی اسے کسی دہنیور نے
پایا اور بازار مین بیچنے لیگیا ✤ جوہریون نے راجا کا نام کھدا دیکھکر اسے چور جانکر پکڑا کوتوال کے یہان لیجا کر قید
کروا دیا ✤ کوتوال نے اسے مارا باندھا اور پوچھا تو نے یہ انگوٹھی کیونکر چرائی اور کہان سے پائی اور کس طرح
سے تیرے ہاتھ آئی اسنے کہا صاحب مین نے نہین چرائی مگر تالاب مین سے پائی جال مین نے تالاب مین ڈالا
تھا اسمین لگ آئی ✤ یہ سنکر انگوٹھی لے کوتوال نے چھوڑ دیا اور راجا کے پاس آ انگوٹھی دکھائی تب
اسکو سکنتلا کی یاد آئی انگوٹھی ہاتھ مین لیتے ہی درد نے دل مین گھر کیا آرام چین یک لخت جاتا رہا رونے لگا

سب ہم نے مانا تب ویسی چھل کی کر گھاتین اب تم کہتی ہو کیا یہ باتین رخصت ہوئی تم نے دی تھی انگوٹھی اس سے
مین نہین ہون تمہارے آگے جھوٹھی اور آگے کیا بھید بتاؤن کہو تو وہی انگوٹھی دکھاؤن ۔ سکنتلا یہ کہکر چپ رہی
راجا نے پھر یون بات کہی یہ تم نے بات بنادکی کی ابتک کیون نہ انگوٹھی دی جو مین انگوٹھی اپنی دیکھون تو تمہین نتیجا
جانون ۔ تب اسنے کہر اکر نگاہ کی انگوٹھی ہاتھ مین نہ پائی رنگ چہرے کا زرد ہوا بیقرار ہو کر ہای ہای مچائی وہ حیرت سی
گوتمی کی طرف دیکھنے لگا سکنتلا تب شرمندہ ہوئی ۔ راجہ نے ہنسکر یہ بات کہی تریا چرتر ہم کانون سنتے تھے سو آنکھون
دیکھی مین نے تجھے کب دی تھی انگوٹھی ایسی بات کیون کہتی ہے جھوٹھی غیر رندی سے ہم نے کبھی ملاقات نہین کی تمہارا
فن یہان نہ چلیگا ۔ جب وہ راجا کے دل سی یون بھولی تب جھنجھلا کر یون بولی کہ قسمت نے مجھکو برا دن دکھایا جس
طرح سے چاہا ناچ نچایا ۔ نہین ہے انگوٹھی کیا مین دکھاؤن کہو تو کچھ اور تمہین بھید بتاؤن ہم تم جوبن مین باتین
چاہت کی کر رہے تھے اور کیا کیا آہین دل مین بھر رہے تھے جو ایک ہرن کا بچہ وہان آیا تمنے اسے کس کس پیار
سے بلایا جب وہ وحشی بھاگا رم کر کے پاس نہ آیا پھر وہان ڈر کے جب مین نے اسے بلایا تب وہ دور آیا ۔
تم نے ہنسکر کہا مجھکو تم دونون بن باسی ہو ہرن کا بچہ رہتا ہے ساتھ تمہارے بھاگے ہے یہ سایہ سی ہماری یہ کہکر
تم نے ہنسی بنائی اب وہ سدہ بدہ سب ہی بھلائی ۔ یہ سنکر بھی اسے کچھ یاد نہ آیا ایسی ہی باتین پھر وہ زبان پر
لایا کہ دغا سے میٹھی میٹھی باتین کر کے رندی دل مردون کا چھین لیتی ہین ایسی باتین کر رہی ہے گویا جھوٹ کہین چھپتا نہین
۔ تب خفا ہو کر گوتمی نے کہا مہاراجا تم جھوٹھول ہو ہم بن باسی ہین باتین کیا جانین کپٹ کہان سیکھی ہم نے بن مین دغا
ہوتی ہے راجون کے من مین ۔ یہ کہکر گوتمی چپ رہی پھر راجا بولا عقل سمجھاؤ سے ہوتی ہے کوئل چترائی کر کے انڈے
کوے کے جبو نجہ مین دے آتی ہے جب وہ سیتا ہی اور بچے نکل کر بڑے ہوتے ہین تب اپنے سانہ سانہ لیئے پھرتی
ہے ۔ راجا نے جب ایسی کڑی بات کی سکنتلا خفا ہو بولی ارے بے انصاف تو کیا کہتا ہے تو نے مجھسی کی ٹھگی تب
مین نے تجھے ٹھگ نہ جانا جو تو نے کہا سو مین نے مانا یہ کہا اور سر نیچی کر لیا آنکھون سے انسو کی ایسی جھڑی لگائی
پل مارتے مین اسنے ندی بھائی ۔ تب خفا ہو کر دونون چیلے اس سی کہنے لگے شروع الفت مین تو نے کیسا نچایا
جیسا کیا ویسا اسکا پھل پایا بغیر امتحان کیئے کی آخر یہی سزا ہوتی ہے ۔ سکنتلا سے کہکر پھر راجا سے کہا سن لو
اب یون بات ہماری بھلی بڑی یہ عورت ہے تمہاری چاہو اسے رکھو چاہو نکال دو ہم سے کچھ مت کہو ۔ پھر ہاتھ پکڑ
گوتمی کا دونون چیلے گھر کو پھر چلے سکنتلا بھی روتی ہوئی انکے پیچھے یہ کہتی چلی تم نے بھی چھوڑا اور راجا نے بھی اب مین
بے شرم بیکس کہان جاؤن مجھے تم چھوڑ کر جو اب چلے ہو مین دونگی جان اپنی غم سی رورد شعر نہ کوئی مونس و غم خوار ہے

اپنے دل مین کہا یہ کون ہے اور کہان سی آئی منیون نی بن مین کیونکر پائی کچھ سمجھا نہین جاتا اسے یہان
کیون لائے ٭ یہ بچار راجا نی جب اپنے دل مین کیا تب منی کی چیلون نے آشیرباد دیا راجا نے مسند سے
اُتر کر انھین ڈنڈوت کی اور سب کام اپنے چھوڑ کر انھون کی خیر و عافیت پوچھی کہا تمہاری بن باسیونکی کیا خبر ہے
تمہاری گرو بھلے چنگے ہین ٭ وی چترائی کر کے بولے مہاراج کے راج مین ایسا دکھ کا نام نرہا جیسے سورج کی روشنی سی
اندھیرا جاتا رہے جنکی دعا سے لوگ ہمیشہ سلامت رہین اُن رکھیون کی کھیم کسل ہم کیا کہین ٭ مہاراج کی پاس
ہم آئے ہین یہ سندیسا کرو کا لائے ہین جانی ہم نے سب محبت تمہاری اور سکنتلا ہی یہ بیٹی ہماری جو گندہرو بیواہ
تمنے یہان کیا یہ سنکر ہم نے برا نہین مانا مہاراج مین جتنے گن ہین اُتنے ہی سکنتلا مین بھی ہین ہمارا جی بہت
سکھ پایا خدا نی بھلا سنجوگ بنایا اور یہ پیٹ سی ہی سنکر جلد یہان بھیجا سکنتلا کو اپنے پاس رکھیو ہم نی منی کا سندیسا
کہدیا سکنتلا کو ہم نے یہان پہنچایا ہمین اب رخصت کرو ٭ دُرباسا منی کے سراپ سی راجا تو اُسکی طرف سی غافل
تھا کہنے لگا تم منی کے چیلے بڑی چترے یہ کیا باتین کہتے ہو سکنتلا سی کس نے شادی کی ہین اسے نہین جانتا
٭ یہ باتین اُس سے سنکر چیلے تو بہت خفا ہوئے اور سکنتلا بیحواس ہو دل مین کانپنے لگی راجا کی بے دہرمی
سے دونون چیلے رُککر بولے مہاراج کچھ تم دہرم کو جانو ایسا خیال فاسد دل مین مت لاو تب تو بیاہ کیا چہل کی کر
گھاتین اب تم کہنے لگے یہ باتین سچ ہی کہ راجا وہی کرتے ہین کہ جو اُنکے جی مین آتا ہی اور کسیکا درد نہین جانتی ٭
یہ کہکر چیلے چپ رہے اور گوتمی گہبرا کر سکنتلا کو سمجھانے لگی ایکدم شرم کو چھوڑ راجا کو منہ دکھا تیرا منہ دیکھکر اُسے
سُدہ آوی گی ٭ یہ کہکر سکنتلا کا گھونگھٹ کھلوایا راجا کو اسکا منہ دکھایا دیکھکر تب بھی اُسنے ہان ناہ کچھ نکی
حیرت زدہ سا رہ گیا تب منی کے چیلون نی جھنجھلا کر کہا مہاراج کچھ دل مین سوچو سمجھ بوجھ کر ہمین جواب دو ٭ راجا
بولے مین نے بہت دیر تک غور سے نظر کی جاگتے تین تو معلوم مگر خواب مین بھی کبھی شکل اسکی نہین دیکھی میری اسکے
جو تم لگن لگاتے ہو کیون ناحق کلنگ چڑہاتی ہو حمل سے یہ عورت کسی اور کے ہی مین اپنے گھر مین رانی بنا کر کیونکر
رکھون ٭ وی دونو چیلے آتش غضب مین جلے پھر راجا سے یون کہنے لگی ایسی باتین جو تم زبان پر لاتے ہو
منی لوگون کا خوف دل مین نہین کرتے کن مہا منی جب خفا ہوگا تمہارا احوال کھو کیا ہوگا ٭ ان باتون سے
راجا کو ڈرا کر بہت غصہ کر کے سکنتلا سے بولے تب کسی سی تو نی نہ پوچھا آپ ہی گندہرو بیواہ کیا جیسا کیا اُسکا
ویسا مزہ چکھا منہ اپنا کھول راجا سے کچھ بول ٭ شرم کا پردہ رخ سے اٹھا کر وہ بولی مہاراج یہ ریت کیا ہی اسمین
بڑا ظلم ہوتا ہی تمہاری ہاتھ کیا آویگا کس لیئے مجھی عیب لگاتی ہو تب تو پہلے ہم نے تمہین ایسا نہ جانا جو کچھ تم نی کہا

کو وہان رکھا پھر اپنے چیلون سی کہا راجا دشمنت کو سمجھا کی ہمارا سندیسا دیجو ہم تمہاری پوجنی کے لایق ہین اور تم ہماری ہو
سکنتلا ہماری بیٹی ہی اسے جی سی پیارا جاننا ہمین تم نی مکان مین نہ آنے دیا آپ ہی شادی کر لی اب ایسا کیجو جو
سکنتلا آرام سی رہے کیونکہ اسکی بیچینی سی ہمین چین نہو گا راجا کو یہ پیغام دیکر سکنتلا کی تئین نصیحت کرنے لگا ساس نند
کی خدمت کرنا خاوند کی اخلاص مین انکی فرمانبرداری نہ بہولنا سوتون مین ہلی ملی رہنا اپنا بھید کبھی نہ کہنا اپنی قسمت پر
مغرور نہو جیو خاوند کی حکم مین رہیو ایسا کام کیجیو جو گھر باہر کی لوگ تجھی نیکبخت کہین مین نی جو یہ نصیحت کی ہی اسے
دل مین یاد رکھنا ہمین اب رخصت دی ہم اپنی بن کو جاوین اور سکھیون کو بھی وداع کر گوتمی کو ساتھ لی ٭ وہ اتنا
سنکر منی کا گلے سی لگ رونی لگی تب اسنی دلاسا دی رخصت کیا پھر سکھیون سی ملکر روئی تب انہین سراپ دربا سا
منی کا یاد آیا ٭ انسویا نی چترائی سی کہا راجون کو راج کاج کے سبب یاد بہت کم رہتی ہی اور مدت بھی گذری
شاید وہ تیری یاد بھول گیا ہو انگوٹھی جو تجھے دی گیا ہی اسکو تو راجا کو دکھانا وہ اپنی نشانی دیکھ بہولی الفت
یاد کر لگا پر اس انگوٹھی کی بہت سی خبرداری کرنا ایسا نہو کہین گر جای ٭ یہ سنکر سکنتلا سن ہو گئی پھر
سکھیون سی کہا تم نے جو مجھے یہ بات سنائی اسکا بھید مین نہین پاتی تم نی بات بہت بڑی ڈہب کہی میرا دل
دہڑکتا ہی ٭ سکھیون نی کہا دیکھ دو پہر دن آیا ہمین رخصت کر تو بھی آگے پاؤن دہر گوتمی اور دی دونون چیلے
رکہی کے ساتھ ساتھ گئے یہ سب گھر کو پھر آئے پیچھے پھر پھر دونون طرف سی آپسمین دیکھتی جاتی تھے ٭ سکھیان
کہتی آئیان ہمین اس بنا بن سونا دکھائی دیتا ہی ہاتھون کو ملکر پھر یون بولین اب درختون کی اوٹ مین سکنتلا
دکھائی نہین دیتی ٭ اس طرح منی تو سکھیون کو ساتھ لے مکان مین آیا اور سکنتلا جب آگے گئی ایک تالاب راہ
مین دیکھا پیاس کی شدت سے تالاب کی کنارے گئی پانی پیکر پیاس بجھائی پر ایک پل مین بڑا غضب ہوا کہ انگوٹھی
انگلی مین سی نکل کر پانی مین گر پڑی اور اسے کچھ سدھ نہ رہی ٭ وہان سی اٹھکر دونون چیلون کی ساتھ ساتھ راجا کے
یہان پہونچی وہ خلوت مین تھا ڈیوڑہی پر جا کر چیلون نی خبر دی خوجون نی انکی زبانی عرض کی کہ مہاراج کن منی نے
دو چیلے بھیجے ہین اور ساتھ انکی دو عورتین کر دین ہین ایک جوان مین جوان ہی سو آپ کی نذر کی لئی ہی ٭ نام عورتون کا سنکے
اچنبھا آیا بہت فکر و اندیشی مین گیا اور دیوان عام مین نکل آیا منی کی چیلون کو بلایا آگی چیلی پیچھے گوتمی پس پیچھی سکنتلا
اس طرح سبکی سب آئی ٭ راجا نے بڑی عزت سی پاس بلایا اور سکنتلا شرم سی گویا زمین مین کڑی جاتی تھی پر گھونگھٹ
کئی کھڑی تھی کمبختی جو آئی دہنی آنکھ اسکی پھڑکنے لگی وسواس اسکی دل مین ہوا کہ خدا خیر کری دیکھون کیا ہوتا ہی اس بدشگونی
سے اسکا دل بہت کڑھا ٭ جب غور کر کے سکنتلا کو راجا دیکھنے لگا ایک تعجب سا اوسے ہوا

ایا سکنتلا جدائی کے غم سے جو بیتابی و بیقراری کر رہی تھی دیکھکر اُسے بہت گھبرایا جی زندہ گیا آنکھون مین آنسو بھر لایا
خاطر ناشاد سے کہنے لگا ٭ تن من بیچین ہی یہ کہہ سہا جاتا نہین اور اب بغیر اسکے بن مین رہا جاتا نہین اسے بھی
میری مفارقت سے تاب نہین شرم سے کچھہ بول نہین سکتی عجب سوچ مین ششدر کھڑی ہی جی نہین سنبھلتا
آنسو آنکھون سے جاری ہین اس طرح سسرال کو چلی ہی اُسکی جدائی سے میری بن باسیون کو یہ غم ہوا ہے
جیسے دنیادارون کو مصیبت ہوتی ہی ٭ منی اُسکی الفت سے یہ باتین کر رہا تھا کہ سکنتلا باپ کا یہ حال دیکھکر
بے اختیار ہو رونے لگی ٭ منی نے پیار سے آنسو پونچھکر اُسے گلے سے لگایا اور اتنی بات زبان پر لایا بس
اب مت روجی کو اپنے بیتاب ہو کر مت کھو تیرا اس دم رونا خوب نہین ٭ پھر کہو گوتمی تو اسے کیون نہین
سمجھاتی یہ جو رو رہی ہی اسے منع کر یہ اچھی ساعت ہی ابھی اسے ساتھ لیکر جا پھر اپنے دو چیلون کو بھی بلا سکنتلا کی
ساتھ جانی کو مقرر کیا ٭ گوتمی نے دلاسا دلبری سے سمجھایا اور آپ بھی ساتھ ہوئی آنسو آنکھون سے پونچھتی اور
ہچکیان لیتی ہو سسرال کو چلی تب سب جنگل کے درختون اور جانورون سی منی نے پکار پکار کہا تمہاری
پھولنے سے یہ خوش ہوتی تھی اور بیکلی سب جاتی رہتی تھی اور جب تلک تمہین یہ نہ سینچتی تھی پانی بھی نہ پیتی کیاریان
اور تھالے دن بھر بناتی جو اس طرح تمہاری خدمت کرتی تھی ٭ سنو اب وہ سسرال چلی ہی ٭ جب منی نے
درختون سے یہ بات کہی تب درختون پر کویلون نے کوک مچائی وی جو کوکتی تھین گویا درخت نالہ و زاری کرتے
تھی یہ سورش اور اپنی اُن درختون کو دیکھہ دیکھہ وہ آنسو بھر لاتی تھی اور سکھیون سے کہتی چلی جاتی تھی اگرچہ راجا
کی الفت میری دل مین سمائی ہی پر اس بن کی بھی ہوا میری جی سے جاتی نہین اپنے ہاتھون کو درخت لگائی ہوئے
دیکھہ کر چھاتی بھری آتی ہی مین تو چلی پر انھین تمہین سونپی جاتی ہون ٭ رو رو کر سکھیان بول اٹھیان تو ہمین
کس لیے سونپی جاتی ہی ان درختو کو بن تیری کون دیکھیگا اور کسی حواس آوینگے نالہ و زاری آپسمین ہوتی تھی اور
سکھیون کی چاہت سی رو رو کر جان اپنی کھوتی تھی کہ منی نے پھر اُسے سمجھایا تب سکنتلا نے آگے پانون بڑھایا ٭ جدائی
سے اُسکی بن نی خاک اڑائی مورنا چنا بھولے ہرنون نے سبری کا پھرنا چرنا چھوڑا چکارون نے اُدھر سے
منہ موڑا پرندون کے ہوش اڑی بھنورے گونجنا بھولے اور جتنے جانور تھے سبھون پر اس بن مین
اُداسی چھا گئی جنگل کے رہنے ہارونکو بیحواسی آگئی جب وہ کوس ایک وہان سی آگے بڑھی تب منی نے یہ بات
کہی دن بھت چڑھ گیا ہی اب یہان سے اُسے رخصت کرو اور تم اپنے اپنے گھر پھر چلو جو کچھہ سمجھانا ہی اب نہین
سمجھا لو آگے جانا مناسب نہین شعر کسیکو جدائی گوارا نتھی ٭ قلق سی ہر اک کا نکلتا تھا جی ٭ منی نی سنبھال سنبھال سبھون کو

کی تھی کہ راجا نے اُسکی سُرت بھلادی ۔ کئی دنون سکنتلا نے اسی طرح مصیبت کاٹی پھر حمل نمود ہوا اُسی کچھ کھایا تھا
نہ کچھ خوش آتا تھا دن بدن سوکھی جاتی تھی بدن سارا زرد ہوا جاتا تھا نقاہت اور سستی غالب ہوتی تھی پچھلی باتین یاد کر
رو رو کہتی تھی کہ راجا تو نے ہماری الفت بھلائی جاکر اور کسی سے آنکھ لگائی ۔ اس حالت مین یکایک تیرتھ نہاکر کن منی آن
پہنچے اور وہ انہین دیکھکر حمل کے سبب نہایت شرمائی اور منی جب ہوم کرنے لگا آگ مین سے یہ آواز آئی کہ یہان
راجا دشمنت آیا سکنتلا سے کندھرو بیواہ کرلیا اسی دن سے اسے پیٹ رہا ۔ آگ سے یہ صدا سنکر منی دل مین بہت
خوش ہوا اور وہ جب ہوم کرچکا سکنتلا کو بلایا سر سے پاؤن تلک لجائی ہوئے اور نہورائی ہوئی وہ آئی منی نے
اپنے پہلو مین بٹھایا اور بہت سراہا ۔ پھر کہنے لگا تو نے مجھے اس سے بہت خوش کیا اور بڑی مراعت بخشی کہ
جہان من تیری شادی کیا چاہتا تھا وہین تو نے گندھرو بیواہ کیا اب بن مین اکیلا رہونگا صبح تجھے سسرال بھیجونگا
۔ وہ شرمائی اور سکھیان بہت اداس ہوئین سکنتلا سکھیون کی چھیڑی اس غم سے اترے ہوئے دیکھکر آنکھون مین
آنسو بھرلائی ۔ اتنے مین رات تمام ہوئی اور دن نکلا اسے نہلایا دھلایا اور جتنی رکھیون کی عورتین تہین ملنے کو آسمان
گھیرے ہوئے بیٹھیان اسیس اسے دیتی تھین کہ تم اپنے دولہی کی پیاری رہو دیکھہ دیکھہ سونین تمہاری نہین ڈاہ کی آگ
مین جلتی رہین تم سکہ کے مندیر مین ہمیشہ بسیو ۔ ایسی ایسی پیاری اخلاص کی باتین کہ دعائین دی اور بلائین لیکر رخصت
ہوئین اپنے اپنے مکان کو گئیان سوا ان دونون سکھیون کی سکنتلا کی پاس اور کوئی نر ہا گوتمی اور وہی دو سکھیان کام
خدمت اسکی بجالائیان تہین ۔ جدائی کی کوئی دم مین جو گھڑی ہوا چاہتی تھی یہ سوچ کر سکنتلا کی آنکھون مین آنسو بھر
آئے گوتمی نے پیار محبت سے اپنی گودی مین بٹھا کنگھی کر مانگ نکال زلفین بنا جوٹی گوندھی اور سکھیون نے پہلون کا ہار
ڈال بدھی پہنائی اور کہنے لگیان ۔ کس سے کہین کہان سے لاوین جو بنا سنوارگہنا اسے سر سے پانو تلک پہناوین اس
ناداری سے آنسو آنکھون مین بھر آئے ۔ سکھیون پر یہ حالت تھی کہ دولڑکے کسی منی کے آئے کہا کہ ہم خاصے خاصے
اور اچھے اچھے گہنے اور سنگار کی چیزین لائے اور آگے رکھکر کہا کہ کچھہ سوچ مت کرو اسے پہناؤ ۔ سکھیان بہت
خوش ہوئیان کہا کہ یہ کہان سے آیا انکو اچنبے مین دیکھکر چیلون نے ظاہر کیا ہمین کن منی نے بھیجا تھا کہ تم بن مین جاکر
سکنتلا کے لئے پھول پھل توڑ لاؤ ۔ ہم جو گئے تو وہان اور ہی گت دیکھی معلوم ہوا کہ یہ گرو کا تصرف ہے کہ کہین سیندور
کہین کاجل پایا کہین مہاور اور پان پائی اور بن دیوتون نے درختون سے ماتہ نکال گہنا کپڑا ہمین دئے ۔
گوتمی نے شکون نیک ٹہیرا وے سو ہی چنگیلے کپڑے اور گہنا پہنایا سکھیون نے مانگ مین سیندور بھر کاجل آنکھون
مین دے پاؤن مین مہاور لگایان کہلائی ۔ اس رنگ سے بنی بنائی جب تلک اونہگار سکھیون نے کیا تب تلک کن منی

سدہ بدہ اپنی بھلادی سکھیون کا ساتھ خوش نہ آیا اکیلی بیٹھی کر انسوون کا مینہ برسایا اور نہ دیکھی اپنی پتیم کے ذرہ بھی
کل نہ پڑی ایک ایک گھڑی اُسکو ایک ایک برس تھی ٭ ازبسکہ وہ اُسکی نظرون مین سمایا تھا تمام جہان انکھون مین
سونا نظر آتا تھا جب کچھ ہوش مین آئی راجا کی انگوٹھی دیکھ پھر بیحواس ہوجاتی سُونے مکان مین سر جھکائے ہوئے
سوچ مین بیٹھی اور مانند نقش پا کی حیرت زدہ ہوکر نہ جاگہ سے ہلتی نہ کہین اُٹھتی اسنے پھاڑ دکھ سر پر اُٹھایا جس طرح جان
سے بدن خالی ہو ویسا حال بنایا **شعر** کروں اور کیا اُسکی حالت رقم ہے کہ عاجز ہوئی بیان زبان قلم ٭ وہ اسی تصور
مین اپنی جان لگائے بیٹھی تھی کہ دُرباسا ایک رکھی وہان آیا دیکھا اسنے کہ یہ من مارے کسی کی دھیان مین مردی کی
حالت بنائے بیٹھی ہے **شعر** خبر دین و دنیا کی رکھتی نہین ٭ ہوا کیا خدا جانے اسکے تئین ٭ تحقیق کہ اُسکی بھی صورت تھی
نہ رکھی کے اسے آنے سے آگاہی ہوئی نہ آنکھ اٹھاکر اُسے دیکھا کہ یہ کون ہے اور کہان سے آیا ہے نہ بستر بیٹھنے کو دیا نہ کچھ
تعظیم و تواضع کی وہ دل مین اپنے بہت رکا اور خفا ہوکر ناتہ اٹھایون سراپا کہ سراپا تیرا آتش عشق سے جلے گا اور جسکے دھیان مین
تو بیٹھی ہے وہ تیری خبر نہ لیگا ٭ یہ سراپ دی کر رکھی تو وہان سے چلا پر اُس محو خیال جانان نے نہ جانا کہ وہ کب آیا
تھا اور کب گیا بد دُعا اُسکی سنکر دونون سکھیان دوڑیان اور جلد دُرباسا منی کے پاس آئیان انھون کے
دل مین اُسکو سراپنے سے بڑا ڈر ہوا ٭ ازبسکہ اُنھون کو سکنتلا سے محبت نہایت تھی سمجھ بوجھ کر منت زاری بہت
کی پاؤن پر گر پڑیان ہاتھون کو جوڑ کر بولیان اتنا غصہ تمہارے لائق نہین اور یہ جو اُسکی تقصیر ہے اُسے معاف کرو تم دریا
کرم کے ہو اسپر مہربانی کرو اُسے بد دعا جو کی ہے بدلے اُسکے نیک دُعا دو یہ عاجزی ہماری قبول ہو جیسی یہ کن کی بیٹی ہے
ویسی تمہاری ہے ٭ دونون سکھیون نے جب یہ باتین کہین درباسا کو اُنکی منت کرنے سے رحم آیا کہا کہ جو انگوٹھی راجا
اسے دے گیا ہے جب وہ اُسے دیکھے گا تب اسے یاد کریگا ٭ یہ کہکر اُس دُعاے بد کو رد کرکے وہ چلا گیا سکھیان
خوش ہوئیان پھر آپسمین بولیان جو کچھ منی نے اسکے حال سے خبر دی ہے جھوٹہ نہ ہوگی اس سے کسی طرح انگوٹھی
لیا چاہیے کہ کہین کھو نہ دی جب وہ راجا کی یاد مین بے اختیار ہوگی تب اُسے ہم دکھاوینگی اس بہید سے ہم مین تم مین
واقف ہین اُسے ظاہر مت کرو اُسے اور غم ہوگا کسی طرح جیتی نہ رہیگی یہ آپسمین باتین کر کے سکنتلا کے پاس آئین دیکھا
کہ فراق نے اُسکی یہ صورت بنائی ہے نہ کچھ آنکھون سے سوجھتا ہے نہ کچھ کانون سے سنتی ہے نجود تصویر کی شکل
ہوگئی ہے اس طرح سے اسکی اوقات کٹتی ہے **شعر** نہ وہ نور سے دن کے آگاہ ہے ٭ تصور مین اُسکے وہی ماہ ہے
شعر نہ کچھ شب کی تاریکی پر ہے نظر ٭ وہی شکل ہے دھیان مین جلوہ گر ٭ اگرچہ اسنے اپنی یہ حالت بنائی پر راجا کو
اسکی کچھ یاد بھی نہ آئی منیون نے اسے رخصت گھر کو دیا تھا وہ اپنے راہ مین مشغول تھا درباسا کی بد دعا ایسی تاثیر

سو اُتمہارے شادی تمہین مین پہلے ہی قبول کر چکی اور تمہارے عشق کی آگ مین سراسر پھکی جلدی کیون ہو کرتے
لوگون کے طعنون سے کیون نہین ڈرتے ✤ وہ بولا راجون کی کتنی کنواری لڑکیان برپا کر گندہرو بیواہ کر بیاہی گئین
دنیا مین انکی تعریف ہوتی ہی پھر اپنے ہاتہ مین اُسکا ہاتہ لیکر کہا آج سی ہم تمہارے ہو چکی اور تم ہماری ہو چکین ہمارا تمہار
گندہرو بیواہ ہوا کن منی کی دہشت دل مین کچہ مت کرو وہ بہت اچہا اور نپٹ سیانا ہی تیرتہ کرکے جب آویگا یہ بات
سنکر دل اُسکا نہایت سکہ پاویگا ✤ جب کام دیو نے راجہ کو بیکل کیا کام کی باتون سی اُسکی حالت اور ہی ہونے لگی
سکنتلا شرمائی تب اُسنے اُسے بہینچکر ایسا گلے لگایا گویا وہ ایک جان اور ایک ہی قالب تہے حجاب کا پردہ درمیان
سی اُٹھا اور کام دل حاصل ہوا ✤ ادہر سے نیاز اُدہر سے طرز دشنام ادہر سے سوال بوسہ اور دل کا کام ادہر سے
ادا و ناز سے ہر آن سسکیان ادہر سے اختلاط کی گرمیان ادہر اُسنے گلے مین ہاتہ ڈالا اُسنے جہڑک کر چہڑا دیا ✤ وہ ٹھنڈی
ٹھنڈی ہوائین اور درختون کی گہری گہری چہائین کہ جہان یہ چکور سا اُس چاند سے مکہڑے پر والہ تہا اور وہ کویل سی
کوک رہی تہی خوشیان باہم ہو رہین تہین ✤ اس رنگ رس مین شام ہونے کو آئی کوتمی ڈہونڈہتے ڈہونڈہتے
وہان وارد ہوئی آواز اُسکی سنکر سکہیان دوڑی آئین کہا راجا کو جلد رخصت کرو سکنتلا نہایت ڈری راجا سے کہا
کہین تم ان درختون مین چہپو لو ہماری کوتمی یہان اب آویگی یہان سے مجھے گہر کو لیجاویگی مجہے پہر کب دیدار دکہاؤ گے
اب کچہ نشانی اپنی دیتے جاؤ جو اُسے ہم دیکہکر تسلی دل کو دین ✤ جب یہ سکنتلا نے بات کہی راجا کی آنکہون مین آنسو
بہر آئی نشانی اُسے اپنی انگوٹھی دی اتنے مین گوتمی پاس آئی آواز اُسکے پاؤن کی سنکر راجا درختون کی آڑ مین ہو گیا ✤
سکنتلا بہت رُک کر سر منہ لپیٹ لپٹ رہی ✤ کوتمی نے اُسے اٹھایا اور پوچھنے لگی کچہ تیری دل کی گہبراہٹ کہٹی یا نہین تب اُسنے
یہ بات کہی کچہ درد اور بڑہا ہاتہ پکڑ کر اُسکا استہان کو لیچلی ✤ جب سکنتلا اپنے مکان مین گئی راجا کو دکہ کی سمندر مین تہاہ
نہ ملی جس جگہ سکنتلا کے ساتہ مزے اٹھائی تہے وہ پہر وہان آیا اور خالی سیج کنول کی پتیون کی دیکہکر خار جدائی دل مین
کہٹکنے لگی برہ کی تپ سی جلنے لگا اور دل ہی دل مین کہنے لگا ✤ کیا کرون کدہر جاؤن کیونکر کل پڑی مجھے یہ دکہ اپنا
کسی سناؤن پہر کس شکل سے اُسی دیکھنے پاؤن جیون جیون وہ سیج سونی دیکہتا تہا تیون تیون نیا درد دل دونا
بڑہتا تہا ادہر راجا کی دل مین محبت نی غم بڑہایا اُدہر سے منیون نے یون شور مچایا مہاراج نے کیون ہماری سدہ
بہلائی جدہر تدہر سے جو دیتی مین دکہائی اور دیکہنے سے اُنہون کی پرچہائین ہمارے جگینہ مین خلل پڑتا ہی ✤ منیون
نے منت و زاری سی جب یہ بات کہی وہ بروگی جو راجا تہا سنکر وہان دوڑا گیا پہر اُس بن مین رکہوالی کرنے لگا
اور احوال سکنتلا کا سنو گوتمی اسکا ہاتہ پکڑے ہوئے تو مکان مین لائی پر اُس سے برہ کا درد بہاری نہ اٹھایا گیا

سب کلیجا ہمارا ہاتہ لاؤ ہم تمہاری نبض دیکھین مرض دریافت کرکے تدبیر کرین + پریم ودا بولی اچھی ساعت تم آئے تمنے
ہمارے سب دکہ بھلائے سکنتلا کا بہی کوئی درد نہ رہے گا دیکہو نبض اُسکی اور جو علاج چاہو کرو دیکھین ہم حکمت
تمہاری + راجا مسکرا کر پاس جا بیٹہا اور سکنتلا بہت شرمائی دونونکی ایک سی محبت دیکھ انسویا راجا سی بولی گو
کہ اج تمہین اُسکی چاہ ہی لیکن اُسکا تمہارے ہاتہ بناہ ہی + تم راجا ہو عورتین تمہاری یہان اَن گنت ہین ایسا نہو کہ اُسکی
الفت دل سے بہلا دو اور جان واحد رکہتی ہی کوئی اُسکا اتنا مونس و غمخوار نہین جو کبہی تم اس سے غافل ہوگے اور
اُسکی خاطر نہ کروگے پھر اوسکا کیا حال ہوگا کیونکر اسکی زندگی ہوگی اتنا کہکر وہ چپ ہو رہی راجا نے کہا افسوس کہ مین نے
اسکی خاطر یہ حالت اپنی بنائی لیکن تمہین میری چاہت باور نہین آئی تم بدگمانی سے میری حق مین یہ باتین کہتی ہو +
ابیات نہ ہوگی کبہی کوئی مجہسے وہ بات + جو کوئی کہیگا یہ کی اسنے گہات + کرونگا دل و جان اسپر فدا + رہے
یاد تمکو یہ میرا کہا + مین اُسکے ہاتہ جب آپ بک گیا سب اُسکی چیرمان ہونگی جیسی مین نے اسی دیکھا ہی ہوش و قرار یک
لخت جاتا رہا ہی گھر چھوڑ کر جنگل مین پھرتا ہون اُسیکا دہیان آٹہ پہر رہتا ہی مین اُسکا دل و جان سی عاشق زار ہون اور
آن آن اُسکی حسن و ادا پر نثار ہون غلام مجہے اُسکا جانو میری اس بات کو یقین مانو + انسویا بولی راجا تم نی ہمارے دل
کی ب دُبدہا مٹا دی ہماری خاطر جمع ہوئی بہت خوش ہوتیان پھر ہنسکر انسویا نے پریم ودا سے کہا ہرن کی بچے بھوکھے
ہونگی اور اپنے ماؤن کی طرف حسرت سے تکتی ہونگے اُٹہ چل جلدی ای سکہی جو انہون کی ماؤن سی انھیں ملا دین +
یہ چہل کرکے دونون سکھیان چلین تب خوف کہا کر سکنتلا بولی تم خدا سے نہین ڈرتیان جو مجہے یہان اکیلا چھوڑ کر جاتیان
ہو + وی کہنے لگین تم ایک گڑی اپنے پی کے پاس اکیلی رہو اور اپنے اپنے من کی باتین کہو یہ کہکر دونو ٹل گیان پھر
سکنتلا بھی وہان سی گہبرا کر اُٹھی + راجا نے مسکرا اُسکی بانہ گہکر کہا اس دوپہر کی گرمی مین سورج ایسا تپتا ہی جو پرند پر نہین
مار سکتے اور چرند بھی رکہون کی چہاؤن مین سے باہر نہین نکلتے تم اٹھکر یہان سی کہان چلی ہو تمہیں میری پاس سونپ
گئین ہین جو تمہاری پیاری سکھیان ہین جو وی کام کاج کرتی تھین مجہے فرماؤ کہو تو صندل گہس لاؤن تمہاری پیشانی پر
لگاؤن کہو تو پنکھا ہلاؤن + یہ کہکر راجا نے ڈہٹہائی کی اور ہاتہ پکڑ کر سکنتلا کو بٹھایا چھاتی اُسکی دھک دھک کرنے
لگی ہاتہ لگانی سے اُسکے بہت ڈری **اشعار** خفا ہو کچہ اک پھر یہ باتین کہین + مہاراج یہ تمکو لازم نہین + مجہے مت چہوؤ
دیکھو مانو کہا + نہین خوب یہ اختلاط آپکا + باپ ہمارا گہر نہین اور اب تلک بیاہی بہی نہین گئی انچل بھی نہین گہا کسینے
میرا تمہین اگر اب کس خیال نے گہیرا **بیت** کرو درگذر ایسی باتون سے تم + نہ پیش آؤ اس طرح گہاتون سی تم
+ باپ میرا جب گھر آویگا تم سے میرا بیاہ کر دے گا کلنک مجہے مت لگاؤ میری بدنامی دہیان مین لاؤ نہ کرونگی

کرنے لگی جیسے صورت دکھا کر گیا ہی وہ بن کا رکھوالا تب سے زخم جگر کا میرے ہی آلا کل ایک پل نہین پڑتی دل کو بیکلی سی جان
لبون پر آرہی ہی شکل اوسکی آنکھونکی پتلیون مین پڑی پھرتی ہی یا تو اُسے کسی صورت سے دکھا دیا میری زیست سی ہاتھ
اوٹھاو کچھ اور کہنے نہ پائی تھی کہ اشک کی آنکھونکی مین یہ طغیانی ہوئی دم بند ہوگیا ہچکی لگ گئی مصرعہ دم بخود ہوکے پھر ہوئی
خاموش ✤ سکھیون نی اُسے خاک سے اُٹھا ہاتھ منہ دہلا بہت دلاسا تسلی دیکر کہا سب آرزوئین خاطر خواہ تیری انکی
بر آتی ہین اچھے وقت تو نے اپنے راز دل سے آگاہ کیا ✤ وہ راجا بن کا رکھوالا جسکی چاہت سی تیری یہ حالت بنی ہے
اُسنے نگہبانی کے لیئے رکھیون نے بلوایا ہی پھر وہ اُس تپ بن مین آیا ہی اور اُسے ہم نے دیکھا ہے کہ آثار تیری عشق
کے اسکے حالات سی ظاہر ہین راہ گھر کی بھولا ہی وحشت زدہ پھرتا ہی نہ وہ رنگ روپ نہ وہ طرح طور ہے سوکھکر کانٹا
ہوگیا ہے ✤ یہان یہ باتین ہوتیان تھین اور وہ چھپا کھڑا سنتا تھا دیدۂ حسرت سے دیکھ رہا تھا کہ وہ معشوق عاشق
مزاج اس طرح ناشاد خاطر بیٹھی ہی کہ اُسکے مہتابی مکھڑے پر آہ کی ہوائیان چھٹ رہین ہین ✤ سکھیان اُسے
بھلا کہتیان ہین کہ ہمین یہ تدبیر سوجھتی ہی تم اُسے اپنے ہاتھ سے خط لکھو سب اپنے دلکی حالت جو گذرتی ہی زبان قلم پر لاؤ
دیکھتی ہی خط کو اور مطلع ہوکر اُسکے مضمون سراپا درد سے یہان آویگا کام تغافل کو نہ فرماویگا اب ڈھیل اسمین
مت کرو ✤ بظاہر وہ شرمائی اور باطن مین خوش ہوئی پھر سکھیون سے کہا یہ بات بہت اچھی ہے سرا بھی
دل گواہی دیتا ہی یہی کیا چاہے پر یہ بھی ڈر ہی کہ اگر خط کو پڑھ کر تغافل کرے اور نہ اوے تو ہمین حسرت سی اور
اس غیرت سے جان ہی دینی پڑے ✤ تب انسویا نے جواب دیا سکنتلا تو کیون دیوانی ہی جو ایسا خیال کرتی ہے
گھر مین کوئی دولت آئی ہوئی نہین لیتا اور دروازہ بند کر دیتا ہی جسے ایک چاہے اُسے دوسرا کیونکر نہ چاہے
تمہاری محبت جو راجا کو یقین ہوویگی تو اپنی قسمت سراہے گا ✤ وہ عاشق زار پھر کہنے لگی یہان کاغذ و دوات
و قلم کہان ہی جو مین نامہ لکھون تب سکھیون نے کہا کنول کی پنکھڑیون پر خون دل سے لکھ کر پیک صبا کے ہاتھ جلدی
روانہ کر کنول کی پاتی اُسنے لکھ کر بنائی اور سکھیون کو پڑھ سنائی انہون نے جی لگا کر سنی ✤ لکھا تھا ہم کیا علاج
کرین مہر تمہارے دل مین ذرہ نہین دل ہمارا نظرون مین نظرون مین چرا لے گئے پھر دکھائی نہ دئے سراپا تمہارا
برگ گل سے بھی نازکتر برہما نے بنایا ایسے بیدرد اور سنگدل ہو ✤ یہ احوال سکنتلا نے سکھیون کو سنایا اور راجا
درختون سے نکل آیا جلوہ اپنا دکھا کر سکنتلا سے بولا جنگل مین رات دن وحشی سا پھرتا ہون تمہاری محبت سی گھر بار
تج کر بن باسی بنا ہون ✤ جون راجا اُنکے پاس آکر یہ باتین کرنے لگا وی سب شاد ہوئین سکنتلا تعظیم کو اُٹھنے لگی
دبلاپے سی ناطاقت دیکھکر راجا بولا یہ جو حالت نظر آئی تمہاری معاف تمہین تعظیم ہماری دیکھکر یہ جلنا تمہارا سلگ گیا

سب کلیجا ہمارا ہاتہ لاؤ ہم تمہاری نبض دیکھین مرض دریافت کرکے تدبیر کرین ۔ پریم ودا بولی اچھی ساعت تم آئے تمسے
ہمارے سب دکہ بھلا گئے سکنتلا کا بہی کوئی درد نہ رہے گا دیکہو نبض اُسکی اور جو علاج چاہو کرو دیکھین ہم حکمت
تمہاری ۔ راجا مسکرا کر پاس جا بیٹہا اور سکنتلا بہت شرمائی دونونکی ایک سی محبت دیکہہ انسویا راجا سے بولی کہ
کہ ہم تمہین اُسکی چاہ ہے لیکن اُسکا تمہارے ہاتہ بناہ ہے ۔ تم راجا ہو عورتین تمہاری یہان اَن گنت ہین ایسا نہو کہ اُسکی
الفت دل سے بلا دو اور جان واحد رکہتی ہے کوئی اُسکا اتنا مونس وغمخوار نہین جو کبہی تم اُس سے غافل ہوگے اور
اُسکی خاطر نہ کروگے پچہتاوا سکا کیا حال ہوگا کیونکر اُسکی زندگی ہوگی اتنا کہکر وہ چپ ہو رہی راجا نے کہا افسوس کرین نے
اُسکی خاطر یہ حالت اپنی بنائی لیکن تمہین میری چاہت باور نہین آئی تم بدگمانی سے میری حق مین یہ باتین کہتی ہو
ابیات نہ ہوگی کبہی کوئی مجہسے وہ بات ۔ جو کوئی کہیگا یہ کی اُسنے گھات ۔ کرونگا دل وجان اُسپر فدا ۔ رہے
یاد مکو یہ میرا کہا ۔ مین اُسکے ہاتہ جب آپ بک گیا سب اُسکی چیز مان ہونگی جیسی مین نے اُسی دیکہا ہی ہوش وقرار یک
مُحت جاتا رہا ہے گہر چہوڑ کر جنگل مین پہرتا ہون اُسیکا دہیان آٹہ پہر رہتا ہے مین اُسکا دل وجان سے عاشق زارہون اور
آن اَن اُسکی حسن داد اپر نثار ہون علام مجہے اُسکا جانو میری اسبات کو یقین مانو ۔ انسویا بولی راجا تم ذہار دل
کی ب دُبدہا مٹادی ہماری خاطر جمع ہوئی بہت خوش ہوتیان پہر ہنسکر انسویا نے پریم ودا سے کہا ہرن کے بچے بہوکے
ہونگے اور اپنے ماؤن کی طرف حسرت سے تکتے ہونگے اُڑ چل جلدی اُسکی جو اُنہون کی ماؤن سے اُنہین ملادین ۔
یہ چہل کرکے دونون سکہیان چلین تب خوف کہاکر سکنتلا بولی تم خدا سے نہین ڈرتیان جو مجہے یہان اکیلا چہوڑ کر جاتیان
ہو ۔ وی کہنے لگین تم ایک گڑی اپنے پی کے پاس اکیلی رہو اور اپنے من کی باتین کہو یہ کہکر دونو ٹل گیان پہر
سکنتلا بہی وہان سے کمبہر اکر اُٹہی ۔ راجا نے مسکرا اُسکی بانہ گہکر کہا اس دوپہر کی گرمی مین سورج ایسا تپتا ہے جو پرند پر نہین
مار سکتے اور چرند بہی رکہون کی چہاؤن مین سے باہر نہین نکلتے تم اٹہکر یہان سے کہان چلی ہو تمہین میری پاس سونپ
گئین ہین جو تمہاری پیاری سکہیان من جودی کام کاج کرتی تہین مجہے فرماؤ کہو تو صندل گہس لاؤن تمہاری پیشانی پر
لگاؤن کہو تو پنکہا ہلاون ۔ یہ کہکر راجا نے ڈٹہائی کی اور ہاتہ پکڑ کر سکنتلا کو بٹہایا چہاتی اُسکی دہک دہک کرنے
لگی ہاتہ لگانے سے اُسکے بہت ڈری **اشعار** خفا ہو کچہ اک پہر یہ باتین کہین ۔ مہاراج یہ تمکو لازم نہین ۔ مجہے مت چہوؤ
دیکہو مانو کہا ۔ نہین خوب یہ اختلاط آپکا ۔ باپ ہمارا گہر نہین اور اب تلک بیاہی بہی نہین گئی اچل بہی نہین گہما کسینے
میرا تمہین اگر اب کس خیال نے کیرا **بیت** کرو درگذر ایسی باتون سے تم ۔ نہ پیش آؤ اس طرح گہاتون سے تم
۔ باپ میرا جب کہر آویگا تم سے میرا بیاہ کردے گا کلنک مجہے مت لگاؤ میری بدنامی دہیان مین لاؤ نہ کرونگی

کرنے لگی جیسے صورت دکھا کر گیا ہی وہ بن کا رکھوالا تب سے زخم جگر کا میرے ہی آلا کل ایک پل نہین پڑتی دل کو بیکلی سی جان
لبون پر آرہی ہی شکل اوسکی آنکھونکی پتلیون مین پڑی پھرتی ہی یا تو اُسے کسی صورت سے دکھا دیا میری زیست سی ہاتھ
اوٹھاو کچھ اور کہنے نہ پائی تھی کہ اشک کی آنکھونکی مین یہ طغیانی ہوئی دم بند ہوگیا ہچکی لگ گئی مصرعہ دم بخود ہو کے پھر ہوئی
خاموش ✤ سکھیون نی اُسے خاک سے اُٹھا ہاتھ منہ دہلا بہت دلاسا تسلی دیکر کہا سب آرزوئین خاطر خواہ تیری انھی
بر آتی ہین اچھے وقت تو نے اپنے راز دل سے آگاہ کیا ✤ وہ راجا بن کا رکھوالا جسکی چاہت سی تیری یہ حالت بنی ہے
اُسنے نگہبانی کے لیئے رکھیون نے بلوایا ہی پھر وہ اُس تپ بن مین آیا ہی اور اُسے ہم نے دیکھا ہے کہ آثار تیری عشق
کے اسکے حالات سی ظاہر ہین راہ گھر کی بھولا ہی وحشت زدہ پھرتا ہی نہ وہ رنگ روپ نہ وہ طرح طور ہے سوکھکر کانٹا
ہوگیا ہے ✤ یہان یہ باتین ہوتیان تھین اور وہ چھپا کھڑا سنتا تھا دیدۂ حسرت سے دیکھ رہا تھا کہ وہ معشوق عاشق
مزاج اس طرح ناشاد خاطر بیٹھی ہی کہ اُسکے مہتابی مکھڑے پر آہ کی ہوائیان چھٹ رہین ہین ✤ سکھیان اُسے
بھلا کہتیان ہین کہ ہمین یہ تدبیر سوجھتی ہی تم اُسے اپنے ہاتھ سے خط لکھو سب اپنے دلکی حالت جو گذرتی ہی زبان قلم پر لاؤ
دیکھتی ہی خط کو اور مطلع ہوکر اُسکے مضمون سراپا درد سے یہان آویگا کام تغافل کو نہ فرماویگا اب ڈھیل اسمین
مت کرو ✤ بظاہر وہ شرمائی اور باطن مین خوش ہوئی پھر سکھیون سے کہا یہ بات بہت اچھی ہے سرا بھی
دل گواہی دیتا ہی یہی کیا چاہے پر یہ بھی ڈر ہی کہ اگر خط کو پڑھ کر تغافل کرے اور نہ آوے تو ہمین حسرت سی اور
اس غیرت سے جان ہی دینی پڑے ✤ تب انسویا نے جواب دیا سکنتلا تو کیون دیوانی ہی جو ایسا خیال کرتی ہے
گھر مین کوئی دولت آئی ہوئی نہین لیتا اور دروازہ بند کر دیتا ہی جسے ایک چاہے اُسے دوسرا کیونکر نہ چاہے
تمہاری محبت جو راجا کو یقین ہوویگی تو اپنی قسمت سراہے گا ✤ وہ عاشق زار پھر کہنے لگی یہان کاغذ و دوات
و قلم کہان ہی جو مین نامہ لکھون تب سکھیون نے کہا کنول کی پنکھڑیون پر خون دل سے لکھ کر پیک صبا کے ہاتھ جلدی
روانہ کر کنول کی پاتی اُسنے لکھ کر بنائی اور سکھیون کو پڑھ سنائی انہون نے جی لگا کر سنی ✤ لکھا تھا ہم کیا علاج
کرین مہر تمہارے دل مین ذرہ نہین دل ہمارا نظرون مین نظرون مین چرا لے گئے پھر دکھائی نہ دئے سراپا تمہارا
برگ گل سے بھی نازکتر برہما نے بنایا ایسے بیدرد اور سنگدل ہو ✤ یہ احوال سکنتلا نے سکھیون کو سنایا اور راجا
درختون سے نکل آیا جلوہ اپنا دکھا کر سکنتلا سے بولا جنگل مین رات دن وحشی سا پھرتا ہون تمہاری محبت سی گھر بار
تج کر بن باسی بنا ہون ✤ جون راجا اُنکے پاس آکر یہ باتین کرنے لگا وی سب شاد ہوئین سکنتلا تعظیم کو اُٹھنے لگی
دبلاپے سی ناطاقت دیکھکر راجا بولا یہ جو حالت نظر آئی تمہاری معاف تمہین تعظیم ہماری دیکھکر یہ جلنا تمہارا سلگ گیا

بچے ہین ایک کروٹ اُسے چین نہین ✤ برہ کے درد سی بیکلی ہی درد سر سے صندل ماتھے پر لگا ہی سکھیان کنول کی
پتیون کا پنکھا بنا ہلاتیان ہین اگرچہ سخت بیتاب ہی پر نزاکت سے بھانہ کرتی ہے کبھی دھوپ کی تپش سے کبھی سموم کی
شدت سے گلہ ہے سکھیون سے تس پر بھی چھپاتی ہی بیکلی دل کی زبان پر نہین لاتی کبھی کہتی ہے گرمی سی میرا عجب
احوال ہی جنگل سے دل وحشت کرتا ہی اور جی میرا نہایت ڈرتا ہی ✤ سکھیون سے وہ یون کہ رہی تھی اتنے مین
وہان راجا آئے جدہر سے یہ صدا آتی تھی اُدہر کان لگائے نگاہ جب اُسپر گئی دیکھا لباس بدن کا میلا گریبان برنگ
گل سراسر چاک تن پر جمی ہوئی جنگل کی خاک لب خشک چشم تر اشک ارغوانی چہرہ زعفرانی بیتاب بیقرار پریشان خاطر ✤
عجب احوال سی نالہ و زاری کرتی ہوئی ✤ راجا کے دل مین یہ آئی ابھی اسے دکھائی نہ دیجیے پہلے اسکی سب باتین سن لیجیے
یہ کہکر گو کہ راجا اُن درختون کے اوجھل کھڑا تھا پر سکنتلا سکھیون سے اپنے دل کی لاگ ظاہر نہ کرتی تھی ✤ انسویانی
شعورداری سے دریافت کرکے کہا کہ جس دن سی وہ بن کا رکھوالا منہ دکھا کر پھر نہ آیا اُسی دن سے تو ہنسنا بھول گئی
اور دن رات اُداس رہتی ہی ہرچند کہ آتش ہجر سے جلتی ہی پر شرم کے مارے کچھ نہین کہتی پریم ودا اسکی یہ باتین سن
افسوس کر سکنتلا سے واشگاف بھید پوچھنے لگی کہ سوا ہمارے تمہارے یہان کوئی اور نہین ہم سے کیون درد دل
چھپایا ہے **قطعہ** احوال دل زار کو لا اب تو زبان پر ✤ باقی نہین کچھ آئی ہی غافل تری جان پر ✤ بس جانے
دے اب کام نہ تو شرم کو فرما ✤ رکھ مہر خموشی نہ لب و کام و دہان پر ✤ گو کہ نہین کہتی تو پر یہ چشم تر رنگ زرد اور آہ
سرد جو دم بدم بھرتی ہی تمام آثار عشق کے ان طورون سے ظاہر ہین صاف اگر تو زبان سے بیان کرے تو
شاید کچھ ہم سے تدبیر ہو اُسکا ہم علاج کرین ✤ تیرا یہ رنگ دیکھکر جان مین جان ہمارے بھی نہین دل گھبراتے ہین ہوش
حواس اُڑ جاتے ہین رونا چلا آتا ہی دم نکلا جاتا ہے خدا کے واسطے نادان مت ہو اپنے حسن و جوانی کو دیکھ کیون
خاک مین اپنے تئین ملاتی ہی **شعر** جو کچھ ہمکو کہنا تھا ہم نے کہا ✤ نہ اک بار اب بلکہ وہ بارہا ✤ ایک رو رو بلائین
لیتی تھی دوسری صدقے ہو ہو جان دیتی تھی دیکھ دیکھ انکا منہ وہ آئینہ رو جو سراپا حیرت کی شکل بن گئی تھی دم سرد
پھر کر کہنے لگی تم دونو میری جان سے زیادہ عزیز ہو اور سر سے پاون تلک عقل و ہوش و تمیز ہو کیا کہون مین اور
کیا سنون مین جو کچھ میری جان پر گذرتی ہے اُسے خدا یا میرا دل ہی جانتا ہی ہرچند کہ تم میرے دکھ کی شریک ہو لیکن
اسواسطے نہین کہتی ایک تو مین آپ مرتی ہون تس پر تم دونون کو بھی کڑھاؤن **مصرعہ** گذرتی ہی جو کچھ گذرنی دو مجھ پر
یہ سنتے ہی اُنھون نے اپنے گریبان چاک کیے اور خاک پر ہر ایک نے اپنے تئین پٹک پٹک دیا اور کہنے لگین ہماری
زیست تیری دم کے ساتھ ہی جب تیری یہ حالت ہوئی ہم جی کر کیا کرینگین ✤ تب وہ اور بیحواس ہوئی چار و ناچار بیان

کسی سے سہا نہین جاتا ✣ کون کہے سے بات یہ مانے جسپر بیتی وہی جانے جہان وہ اکیلی جا کر بیٹھی ساون کی سی جھڑی لگاتی اُسکی یہ حالت تھی کہ سب رنگ بدن کا زرد تھا دل اور جگر مین درد تھا داغ سے سینہ سارا جلا تھا شور جنون ہی سر مین اُٹھا تھا **شعر** خون ناب جگر دیدۂ گریان سے بہے تھا ✣ اور نالۂ جانسوز ہی دمساز رہے تھا ✣ یہ آگ جو اُسکے بدن مین لگ رہی تھی رو رو کر آنسو سے بجھاتی تھی اُسکا تو ہر دم یہی حال تھا اور راجا کا بھی عجب احوال تھا دہیان مین اُسکے وہ حیران رہتا تھا اور ایسا دم بخود تھا کہ کسی سے درد دل کا بھی نہین کہتا تھا **شعر** حسرت سے ہر ایک سو وہ حیرت زدہ تکتا تھا ✣ سکے کا سا عالم تھا کچھ کہہ نہین سکتا تھا ✣ سکنتلا سے ہو اُسنے دل اُٹکایا پل مارتے وہ راج اپنا سب جلایا بھلایا رات دن مین کل ایکدم بھی نہین پڑتی تھی وہی کا دم بھرتا تھا انتی لگن سے اُسے گھر جانے ندیا تب ہی کے پاس دھیرا کیا خاک پر سر اپنا پٹکتا تھا منی لوگون سے ڈر کر بول نہین سکتا تھا کہ کہین یہ بد دعا نہ دین عشق کی آگ سے جلتا تھا اور دل مین اپنے کام دیو سے کہتا تھا تو بڑا کم بخت ہی نہایت بے انصافی تو نے یہان اکر کی من سے تو اچھا اس لیے تیرا نام منوج ہی اسی من کو تو کیا جلاتا ہی ✣ اسطرح کام دیو کو لہ کر کے چاندنی رات کا عالم دیکھ کے کہنے لگا وہ مہ پارہ مجھسے جدا ہے تو ای چاند اپنے جلوے دکھاتا ہی عاشقون کو آتش حسرت سے جلاتا ہی اُنکی آہ جانسوز سے نہین ڈرتا ✣ سمندر سے تیری پیدائش ہے کیون دل مین تو آگ لگاتا ہی اور سمندر بھی تیری ان حرکتون سے نہین شرماتا اور دل مین تو جو جلن ڈالتا ہے یہ تیرا قصور نہین بلکہ یہ گناہ راہو کا ہی جو تجھے نگل کر چھوڑ دیتا ہی تجھے جو آب حیات کا چشمہ کہتے ہین وہ دیوانے ہین ✣ خیال مین اسکے بیقراری سے یہ باتین کر رہا تھا کہ کسی منی زادو چیلے اُسکے پاس بھیجے راجا نے سنتے ہی بلا لیا اُن دونون نے اسیس دی راجا نے ڈنڈوت کر آو بھگت کی تب وے بولے ✣ بناکن بن سنا ہی ہمارے یہان ہوم ہوتا ہی دیو انکر خلل کرتے ہین یہ عرض منیون نے کی ہی ✣ وہ آپ ہی دہرجانے کا ارادہ رکھتا تھا یہ بات سُنکر بہت شاد ہوا اور خوشی خوشی تیرو کمان لیکر تپ بن مین گیا کھیون کی رکھوالی کرنے لگا برو گ اُسکے دل مین سکنتلا کا بڑھا مین اُسے ڈھونڈنے نکلا ✣ از بسکہ گرمی کے دن تھے جب دوپہر کو سورج تپنے لگا اسکے دل مین یہ سوچ ہوا سکنتلا مدہوما لینی ندی کے کنارے اس گرمی دھوپ مین کھڑی ہوگی **شعر** جب اس داغ سے اُسکا سینہ جلا ✣ نہ ائی اُسے تاب آگے چلا ✣ ڈھونڈتے ڈھونڈتے جو اُس طرف گذر ہوا دیکھا کہ تالابون مین کنول پھول رہے ہین ہر ہر پھول پر بھنورے منڈلاتے اور گونجتے ہین ✣ **شعر** ہوا ٹھنڈی ٹھنڈی چل رہی ہی یہان ✣ جہان تک کہ جائے نظر ہے سمان ✣ مور بول رہے ہین کویل کوک رہی ہے درختون کی گھنی گھنی الیان جھک جھک رہی ہین گھڑی گھڑی جہانو چہار ہی ہو کنول کی پتیون کی سیج بچھا کر سکنتلا لیٹی ہی پر وہی گویا تمام کانٹے ہین جو تلے

تنہائی کے مہینگی اور زندگی بھر بن بیاہی رہے گی پہر انسویا ہنسکر اس شعور داری سے بولی اور اُسکے غنچہ دل سے
گرہ کھولی کہ جب خدا اچھے دن لاتا ہے دل کا مقصد گھر بیٹھے ہی مل جاتا ہے تم جیسے لوگون کا جب یہان قدم آیا من کے
من کا مطلب پورا ہوا ✤ راجا یہ بات سُنکر بہت خوش ہوا اور سکنتلا نہایت شرمائی پریم ودا مسکرائی اور اسکی کان
سے جالگی چپکے چپکے کہتی تھی تم آج ہی بیاہی جاتین کیا کرین کن منی آجکے دن گھر مین نہین ✤ وہ شرمائی جاتی تھی
اور یہ باتین ایسی ہی سناتی تھی ترچھی نظرون سے راجا کو دیکہ رہی تھی راجا کی آنکہ سکنتلا سی اٹکی وہان فوج ڈھونڈہتی
ہوئی جنگل مین بھولی بھٹکی آخرش ڈھونڈہتے ڈھونڈہتے سپاہ کا وہان گذر ہوا جہان یون بہم ناز و ادا کی فوجین تل
رہین تہین اور آپسمین یہ ردوبدل ہو رہی تھی ✤ فوج کے پرے کے پرے جب نزدیک آئے اور ہر ایک نے
گھوڑے اُدہر کو اُٹھائے گرد زمین سے آسمان تلک گئی شور چارون طرف بلند ہوا جنگل کے جانورون کو گھیرنے
کو قراول دوڑے اس طور سے اور اس طریق سے وہ سپاہ اُسکی شکار کرتی ہوئی وہان تک پہنچی ✤ تپیشوی لوگون
نے فریاد مچائی کہ اپنے اپنے جانورونکی رکھوالی کرو یہ شور و غل سُنکر سکھیون اپنے جی مین گہبرائیان دل دہڑکنے لگے
ہر ایک کا چہرہ پہول سا کمہلایا راجا خوشی کی باتین کرنے نہ پایا دل مین اپنی اس فوج کے آنے سے بہت رُکا ✤ انسویا
دہشت کہا کر راجا سے بول اُٹھی تم بیٹھو یا جاؤ ہمارا کلیجا تھرتھراتا ہی ہم اپنے مکان مین جاتیان ہین تم مہربانی کرکے ہمارے
مکان مین آئے تمہاری خدمت ہمین لازم تھی سو ہم خدمت کیے بن رخصت ہوتی ہین یہ بات کہتے تھی ہمین شرم آتی ہی
ہم سے رکاوٹ دل مین مت کیجو پھر ایک بار ہمین درشن دیجو ✤ سکنتلا کو تھام اور ہاتہ مین ہاتہ لیکر وہان سے
گھر کو چلیان جدائی سے دونون کے دل مین بے کلیان ہوگیان وے اُدہر چلین اور راجا فوج کی طرف چلا جون
جون وہ آگے جاتا تھا دل اُسکا پیچھے رہا جاتا تھا ✤ شعر وہ جب پانون رکہتا تھا آگے بڑہا ✤ کشش دل کی لاتی تھی
پیچھے پھرا ✤ ہر ہر قدم پر اُسکا تو یہ حال تھا اور سکنتلا کا عجب احوال تھا اپنی کف پا سے جو برگ گل سی نازک تر تھی
کانٹے نکالنے کے بہانے جابجا تھر جاتی تہی اور کبہی آنچل اُسکا بیقراری سے جو خاک پر گرتا تھا کڑی ہو ہو اور سنبہال
سنبہال آپکو اُٹھاتی تھی اور کبھی بال سر کے جو آشفتہ سر سے منہ پر بکھر جاتے تہے سنبل کا سا دستا بنا کر اسی حیلے سے باندہ کر
جوڑا آگے پانون بڑہاتی تہی کبھی نظرین بچا کر سکھیون کے پیچھے پہر کر راجا کو دیکہ لیتی تھی شعر اسی طرح ہر ہر قدم راہ تھی
کبہی نالہ تھا اور کبھی آہ تھی ✤ یون ہی لگن لگائے ہوئے وہ اپنے استھان مین گئی قالب مین گویا جان نہ تھی ✤ شعر ✤
نہ تھا دن کو آرام نی شب کو خواب ✤ شب و روز تھا اُسکے جی کو عذاب ✤ شرم کے مارے سکھیون سے تھی کچھ
کہ سکتی تھی دل کا درد دل ہی دل مین رکھتی تھی تیر کاری یا تیز کٹاری کلیجے پر لگے تو سو رہا سہتے ہین پر نئی جدائی کا دکہ

راجا نے مسکرا کر کہا ہمین کچھ درکار نہین تمھین دیکھکر ہمارا کلیجا ایسا ٹھنڈا ہوا کہ بھوکھ پیاس سب جاتی رہی تمہاری
میٹھی میٹھی باتون سے یہ ہم نے مزہ پایا کہ یہی ہماری مہمانی تھی تم بھی پانی سیچتی سیچتی تھک رہین ہو سب ملکر ان
درختون کی چھانون مین بیٹھو اور ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا لو تب ہنسکر انسویا سکنتلا کی طرف دیکھکر بولی ہماری یہان انوٹھی
مہمان آئی ہین انکا ڈر کچھ مت کر انکی باتون پر کان دہر ۔ سکھیون کی سنکر یہ باتین حسن و ادا کی کر کر گھاتین راجا
اور سکنتلا چھانون مین درختون کی بیٹھے ایک کی طبیعت ایک کی طرف آئی ہوئی اور مہر و محبت دل مین سمائی ہوئی
قسمت سے ان دونون کی اس جنگل مین ملاقات ہوئی دونون کے دل کی گرہ کھلنے لگی کیا اچھی بات ہوئی **اشعار** گرہ
چون غنچہ ہر دل کی ہوئی وا ۔ بہم دونون گل و بلبل تھی گویا ۔ وہان بیٹھے جو تھے وہ خرم و شاد ۔ بہم قید دو عالم سے تھے آزاد
نظارے مین تھا کو سرگرم دیدہ ۔ ولی آپسمین تھا ہر ایک نہ دیدہ ۔ ایک ایک سکھی انہین دیکھ دیکھ محو دیدار تھی بلکہ کام دیو اور
رتی سے کرور کرور انپر وار کر آپ انپر نثار تھی ظاہر مین سکنتلا ڈر دیدہ نگاہون اور نیچی نظرون سے راجا کو دیکھ رہی تھی ۔ تب راجا
نے انسے یہ بات کہی تم تینون کا بھلا سنجوگ ہوا ہے رنگ روپ ایک سا عمرین برابر جانین ایک بدن جدا جدا ہے ۔ یہ راجا
کی ان مول باتین سنکر انسویا بولی دھن ہے اس دیس کو جہان سے تم آئے ہو منیون کی جگیون مین جو دیو خلل کرتے ہین
تم نے بچایا صاف کہو تم کون ہو دیو یا گندھرب یا کامدیو ہو کچھ تو ہمین بتاؤ مہربانی کر کے ہمارے دل کی دبدھا مٹاؤ اور اپنا
نام جتاؤ ۔ راجا نے کہا ہمین راجہ دشمنت نے بھیجا ہے اور یہ فرمایا ہے کہ رکھی لوگون کی خدمت اور رکھوالی کیا کرو رات
دن ہم تپ بن مین پھرتے ہین راجہ دشمنت کے چاکر ہین ۔ یہ بات کہکر راجا چپ رہا اگرچہ اسنے صاف اپنا نام نہ بتایا
در پردہ یہ بات کہی پر انسویا کو یقین ہوا کہ راجا یہی ہے تب ہنس کر کہنے لگی اب منی سب نچنت ہوئی کہ اپنا رکھوالا اور
خداوند سر پر رکھتی ہین تم جیسا رکھوالا جو سر پر آیا بھلا تم نے آکر ہمین درشن دکھایا ہم لوگون کو نوازا اسکی باتون سے اسنے بہت
مزہ اٹھایا اور لذت پاکر اس سے اور دوسری سکھی سے کہا سکنتلا کو خدا نے اپنے ہاتھون سے بنایا یہ جو ایسی نازک اندام
قبول صورت ہے منی اسکی شادی کر دیگا یا صاحب کی بندگی کراویگا ریاضت کیونکر ہوگی اس سے آٹھ نہ سکی باز نزاکت
جس سے **بیت** یہ ایسی نظر آئی نازک بدن ۔ کرانی کری جس پہ بوئی سمن ۔ انسویا نے جواب دیا کہ منی نے اپنے دل مین
ٹھانا ہے جیسی سکنتلا ہے جو کوئی ویسا ملیگا اور یہ بھی اسے قبول کریگی اس سے ہم شادی کرینگے **شعر** بات جب یہ زبان
پر آئی ۔ وہ گل اندام سنکے شرمائی ۔ راجا بولے سکنتلا جیسی ہے ویسا تو ملنا اسکا معلوم اسکا ثانی دنیا سے ہے معدوم
جس گلبدن سے اسکے دل کا کنول کھلیگا ایسا باغ جہان مین برکہان سے ملیگا تمام ملکون مین منی ڈھونڈھا کریگا
اور ساری عمر اسی آرزو مین مریگا **شعر** نہ پاویگا کوئی ایسا جہان مین ۔ زمین سے جائیگا گر آسمان مین ۔ سکنتلا کو

لون کاش مین بہی تجھسا ہوتا تو جو آرزو میری دلکی ہے خاطر خواہ بر آتی او تجھکو دور سی بہی اُسکی بو باس نہ لینے دیتا
✤ کیا کرون جو بے پر و بال ہون اسی حسرت سی نقش پا کی طرح پامال ہون تو اڑکر پاس جاتا ہی گویا خوشی کی باتین کہہ
اس سی لگن لگاتا ہے وہ تجہی ناز و ادا سے جھڑک جھڑک دیتی ہے اور خفا ہو ہو منہ پر گھونگھٹ لیتی ہی تسپر تو وہین منڈلاتا
پھرتا ہی اور اُسکی ہونٹھون سی رس لیتا ہی ہم دور سی چھپ چھپ کر یہ رنگ دیکھ رہتے ہین آگی جاتے ہوئے خاطر نازک
سے اُسکی ڈر آتا ہی دہن تجھے ہم کس کام کاج کے ہین **ابیات** تیرے سے کہان ہین ہمارے نصیب ✤ یہ ممکن
نہین جا سکین ہم قریب ✤ کہڑے لگتے ہین دور سے آن آن ✤ ہر ایک آن پر گو نکلتی ہے جان ✤ قصہ کوتاہ
اپنی دل کی باتین رشک کے مارے کر رہا تھا اور وہ معشوقیت سی اُس بھنورے کو بہزار عشوہ و کرشمہ دور کر رہی تہی
پر وہ اسکی باس پر پاس سے نہین سرکتا تھا ✤ پھر کہنے لگی مجھے اس جنگل مین اس بھنورے نی ستایا پہر چلائی کہ سکھیو
تم میری پاس آؤ اس بدبخت سی میرے تئین چھڑاؤ یہ ہونٹھون پر میری منڈلا رہا ہے ٹالی سے نہین ٹلتا اس سے میرا بس
نہین چلتا ✤ سنتے ہی سکھیان دوڑی گئین اور یہ رنگ دیکھ ہنس ہنس کر کہنے لگین کہ ہمین تو نے ناحق بلایا
اس بیری سے ہم کیونکر بچاوین راجا دشمنت سے فریاد کر وہ اس تپ بن کا رکھوالا ہی ✤ راجا کا نام سنتی ہی پکار اٹھی
اور وہ اُن درختون سی نکل پاس آکر کہنے لگا یہ کہو تمہین کسنی ستایا راجا کو دیکھتے ہی ملے بن مول بک گئین اور شرم
کے مارے گھونگھٹ کر کے جھک جھک گئین کچھ ڈرین گھبرائین بیقراری سی ایک جا گہ کھڑی نہ رہ سکین حیرت سی آگے
بہی پانو نہ پڑ سکا بھچک سی ہو گئین کچھ بول نہ سکین ✤ تب انمین سے انسویا نے دل کرخت کر راجا کو جواب دیا کہ جسکی
دہشت سی ظلم کا تو نام نہین ہے اور عدل یہ ہی کہ گاے اور شیر ایک گھاٹ پر پانی پیتے ہین اس تپ بن مین شوق
ذوق سی تپشوی لوگ جب تپ کرتے ہین کوئی درند گزند نہین دیتا کسی نے کسی کو آج تک نہین ستایا ✤ یہ بہولی نادان
ہی نادانی اور بہولے پن سی بھنورے کو دیکھ پکار اٹھی ہم اسکے راج مین نڈر ہین کون ہمین ستا سکے اور کون آنکھ دکھا
سکے ✤ یہ سنکر راجا نی کچھ اپنی تئین بتا اور مسکرا اور سکنتلا کی طرف دیکھ کر پوچھا کہ تمہاری نونہال درخت سرسبز اور ہرن کے
بچے اچھے ہین ✤ اتنی بات کی سنتے ہی اُسکے رونگٹے کھڑی ہو گئے اور سارا بدن شرم کے مارے کانپنے لگا منہ سے
کچھ بات نہ نکلی حیا کے مارے نیچے نظرین کر لین تب انسویا نے اُسی قرینے سے تہوڑا دریافت کر کے بخاطر داری اُسکی
طرف سے یہ کہا کیون نہو اب خیر ہمارے جو تم سے نیکبخت رکھوالا لے ہون تم جو پاؤن پاؤن یہان دوڑی آئی ہو پسینا
تمہارے منہ پر آگیا ہے درختونکی چھانو تلے دم لو ہم تمہارے ہاتھ پاؤن دہو دین ہمنے قسمت سے تمہارے قدم
دیکھے آج کے دن تم ہمارے مہمان ہو ✤ سکنتلا سے کہا تو کیون نادان بنی ہی ٹھنڈھا پانی لا اس اپنی مہمان کو پلا

رہائی جنجال ہوئی ✤ نقشہ اُسکی صورت کا لوح دل پر کہنچ گیا آئینے کے مانند یہ سراپا محو کے عالم مین تہا جدہر جدہر نگاہ
اُسکی پہرتی تہی اُسکا جی جلا جاتا تہا ✤ غرض کہ یہ بن دامون کا غلام ہوا اور تیغ عشق سے کام تمام ہوا کبہی مجنون کے
مانند اُس لیلی منش کا شیفتہ تہا اور کبہی فرہاد سا اس شیرین ادا کا فریفتہ ✤ **قطعہ** تیغ مژگان سے جو سینہ
سر بسر غربال تہا ✤ دل برنگ نقش پا ہر ہر قدم پامال تہا ✤ اشک تہے آنکہون سے جاری لب پہ تہا شور و فغان
✤ آہ اس دل دادۂ الفت کا یہ احوال تہا ✤ جب بہی ہوش مین آتا اتنی بات زبان پر لاتا آنکہون نی تو اسکے حسن
کی دید کی اور کان آواز پر لگ رہے لیکن سخن کے موتی جو وہ زبان سے پرو دے کان صدف سے پر در ہو دین
سو یہ کیونکر آرزو دل کی بر آوے درختون کی آڑ اور اوٹ مین چہپا چہپا وہ تو گرفتار دام محبت اس سوچ مین
کہڑا تہا دید اُسکے حسن کی کرتا تہا سرد آہین حسرتون سے بہرتا تہا لیکن انمین کسی کی نگاہ اسپر نہ گئی ✤ اتنی مین
سکنتلا سے دونون سکہیان پوچہنے لگین کہ تو جوان درختون کو سینچتی رہتی ہے کیا منی کو یہ تجہسے بہی بہت پیاری
ہین جو تو انکو جان سی بہی چاہتی زیادہ ہی بہلا تجہکو انہونی کیون انکی خدمت کو مقرر کیا ہی خدا نی تجہے یہ شکل و شمایل دی ہی کہ
کوئی حسن و ادا مین تیری مقابل نہین یہ نزاکت اور کامنی پن تیرا کہ لوگ چشم و دل اپنی تیری راہ مین فرش کرتی ہین پانو
تیرے اپنے سر پر دہرتے ہین تیرا بدن اس محنت اور مشقت کی لایق نہین سکہیون نی جب ایسی باتین کہین سکنتلا
نی جواب دیا مین آپ دل و جان سے پرورش کرتی ہون آخر ایکدن اسکا پہل پاؤنگی جو کوئی چہانو مین انہون کی
آنکر بیٹہے گا مجہے یاد کرے گا کچہ منی کے کہنے سے خدمت انکی نہین کرتی ہون بلکہ مین آپ دہیان اُنپر دہرتی ہون مجہکو خود
الفت ہی ✤ یہ کہا اور ہرن کی چمڑے کی وہ انگیا جو چہاتیون پر کسی ہوئی تہی اور پہول سے اسکی بدن مین گڑ گئی تہی جب
ہاتہ سے کہولنی لگی نہ کہلی تب انسویا سے وہ بولی پریم دوا کی کسکر میری انگیا باندہی ہی ٹک تو اسے ڈہیلا کر دی ✤ جون
اسنے بندون کو ڈہیلا کر دیا پریم دوا کہسیا کر اور جہنجلا کر بولی گہڑی گہڑی کی کہول موند کیا کرین جوانی کی زور سی بدن تیرا
بڑہتا ہی اور اُبہار چہاتیون کا ہوتا جاتا ہی ہمارا گلہ تو کرتی رہتی ہی اپنی طرف نہین دیکہتی کہ تیرا بدن کچہ کا کچہ ہوا جاتا ہی ✤
یہ بات سنکر وہ نہایت شرمائی پہر اُسی اپنے کام مین لگی تب ایک بہنورا پہولون پر سی اڑ کر منہ پر منڈلانی لگا اور خوشبو
پاکر اُسکے نازک نازک ہونٹہون پر جو گلاب کی پتی سی تہے پہرتا تہا وہ سسکیان لے لے جہڑکتی تہی اُڑ جاتا تہا پہر
آ بیٹہتا تہا تب جہجہکر اور کہونگہٹ کر کے سکہیون کی طرف دوڑی اور وہ بہنورا بہی گونجتا ساتہ ساتہ لگا رہا **شعر**
دیکہکر بہنورا برنگ گل وہ اُسکا روی خوش ✤ گرد تہا اور لے رہا تہا اُسکی ہر دم بوی خوش ✤ راجہ یہ تماشا دیکہ رہا
اور من ہی من مین بہنوری سے یہ کہا تیرے سی کہان طالع میرے کہ اسکی گرد پہرون اور آن آن لب و دہن سی اُسکی مزے

یہ شگون اچھا ہی پانون جب اُسکے دہرا اوسکا یہ پھل پایا کہ چھوٹی چھوٹی عمرون کی تین نازنین نظر آئین لیکن انھون مین
مصرعہ جو شکل نظر آئی تصویر نظر آئی ۔ حُسن وجمال وخوبی ایک ایک کی شہرہ عالم جور وجفا وستم مین اظلم لیکن جب دیدۂ
غور وچشم تحقیق سے دیکھا ایک انمین ایسی نازنین ہی کہ جسکے گل سے چہرے پر زلفین جو سنبل سی ہوا سے جنبش مین ہین
موکر لچکی جاتی ہی اُس سے چمن رعنائی مین عجب بہار ہی اور ہر ایک اُن دونون مین سے نسیم وصبا سی اسپر نثار ہے
شعر ہوش جانا رہا نگاہ کے ساتھ ۔ صبر رخصت ہوا اک آہ کے ساتھ ۔ وہ اُسکا ایسا محو دیدار ہوا کہ بیخود
ہوکر خاک پر گرا اور اپنے تن بدن کی کچھ خبر نہ رہی کتنی ایک دیر کے بعد جس تس طرح سے جو اُنکو سنبھالا تو دیکھا
کہ وہ نازنین اپنے ہاتھون سے کٹورے پانی کے بھر بھر پودھون مین دے رہی ہی ۔ وے دونون اُسکے ساتھ
کی سکھیان بھی اوسی طرح پیڑون کو سینچتی ہین جانکہ یہ بھی ایک طور کی بندگی خدمت اور پرورش درختون کی کرتی
ہین اُن گل اندامون کے موی سر سے کہ سر اسر غیرت سنبل ہین قطرے شبنم کے سے ٹپک رہے ہین اور
تمام پسینے پسینے ہو رہین ہین گویا حسن کے دریا مین غوطے مار نکلی ہین ۔ وے صورتین مورتون سی بار بار سکاندھے
کمر پر کٹورے لے لے آتیان ہین سانسین چڑھ جاتیان ہین اور منہ اُتر جاتا ہی چہرون پر اُنکے ایک رنگ جاتا اور
ایک رنگ آتا ہی کبھی نزاکت سے پانون پٹ جاتا ہی کبھی بوجھ سے بید کے مانند سارا بدن تھرا تا ہی شعر تھا اُسکو
وہ رنج راحت سے کم ۔ ہر اک اُن کرتی تھی چلیں بہم ۔ درختون کی چھانون مین کھڑی ہو موکر اپنے اپنے جوبن
پر ایک ایک مغرور تھی لیکن اُن سبھون مین سکنتلا اپنے حسن خداداد مین بہت دور تھی چمکاوٹ اُسکے چہرے کی عجب
جلوے دکھاتی تھی اور زلفین بکھری ہوئین منہ پر اُسکے اس رنگ سے نظر آتیان تھین جیسے نمود دھوئین کی شعلے
پر ہوتی ہی یا جیسے کچھ کچھ گھٹا سوجھ پڑ آتی ہی نگاہ بھلی تھی کہ نظرون مین کوندھ جاتی تھی اس تپ بن مین اس رنگ
روپ سی سمان بندنا تھا شعر خجل دیکھ کر اُسکو ہوتا تھا ماہ ۔ ٹھہرتی تھی نہ کسی پر بھی نگاہ ۔ غرض کہ وہ کن کے
مکان مین باین جلوہ افروزی ہر روش سے نونہالون کو نہال کرتی تھی راجہ نے اُسے دیکھکر تعجب سے کہا کہ اگر ہم
اسے سرشتی کہین تو مین اسکے کاندھے پہ کمان ہی اگر گورا پارتی کہین تو بھی نکہ سکین کہ آدہا انگ مہادیو کا آدہا انگ
اسکا ہی یا لچھمی کہین تو کیونکر کہین وہ چھاتی پر بشنو کی رہتی ہی ایکدم اُنسے جدا ئی نہین سہتی اگر نبھا یا مینکا یا رتی سوچین تو
وے جوانین ہین یہ جو اسکے نئے جوبن کا رین وسال ہی وے کب رکھی ہین ۔ راجہ یہ باتین سوچ سوچ کر حیران تھا
اور دل مین بھی کہتا تھا مگر یہ کوئی حور ہی جو سراپا عیب سے دور ہی جان ودل سے اسپر فریفتہ ہوا ہوش وحواس
سب گم ہوئے اُسکے حسن کے سمندر مین ڈوب گیا نگہ کے دام مین زلفون کے جال مین دل یون پھنسا کہ پھر

جوبن اُسکا اس چمک سے بڑھتا تھا کہ چودھوین رات کے چاند کو بھی ٹھہرا دیکھ کے چکا چوند آتی تھی اُس جنگل مین
اُسکے حُسن کے جھلک تھی کہ ہزار پردون مین چھپائے نہ چھپے ✣ اِس حُسن و جمال پر اب بیان اُسکے پہناوے کا
جو کیجئے تو سنکر گل چمن مین اپنے گریبان پھاڑین اور گلانگاہ دیکھکر معدن و دریا مین جہان تلک گوہر ہین حسرت
سے اپنے تئین جوہر کرین ✣ اگرچہ حسن خداداد لباس و زیور کے بندسے آزاد ہی کہ اِس سے اُسکی خوبی ہی یہ
اُس سے اُسکی محبوبی لیکن بظاہر خوشنما ہی اور باطن مین تو دل کے لبھانے والی ہر آن ادا ہی ✣ کہتے ہین
کہ اُسکے بدن کی پوشش ہرن کی کھال تھی اور پوت کا بھی گلے مین ہار نہ تھا تب بھی گویا ہزاران ہزار نباد تھا لیکن
جیون جیون وہ جوانی پر آئی تھی تیون تیون خوبصورتی اور سمان دکھائی تھی جس کسی کی آنکھ اُسکے چاند سے مکھڑے پر
پڑتی بے اختیار وہ یون کہتا تھا بیت مصور گر تری تصویر کو چاہے کہ اب کھینچے ✣ لگاوے چاند سا ایک
چہرے کی بنانے کو ✣ یہان اُو سکی یہ صورت تھی اور منی وہان جو راہ چلا جاتا تھا یہی اُسکے دل مین سوچ رہا
تھا جیسی وہ قبول صورت ہی ویسا ہی کوئی مقبول پری پیکر یا ماہ جمال اُو سکا جوڑ ہوتو دو فون ماہ و مشتری کی مانند مل
کے تربیع مین قران پاوین مصرعہ یکایک سنو اور قدرت خدا کی ✣ ایک دن راجہ دشمنت کسی جنگل مین شکار کو نکلا تھا
ہرن کی پیچھے گھوڑا دوڑاتے اپنی فوج سے ایسا آگے نکل گیا کہ اُسکی سپاہ جو گرد پیش تھی بہت پیچھے رہ گئی ✣ جب اُس
پاس اپنے آدمیون مین سے کوئی اوسکو نظر نہ آیا اور دوپہر کی دھوپ سر پر پڑی اور وہ ہوا گرم بدن کو لگی تب بیتاب
اور بیقرار ہوا اور وہ ہرن کہ چھلاوے کی طرح نظرون سے اوجھل ہو گیا تھا اوس جنگل مین کہ سکنتلا کی جہان بود و باش
تھی نمودار ہوا ✣ راجہ نے جھنجھلا اور طیش کھا تیر کو کمان کے چلّے سے جوڑ کر چاہا کہ اسے نشانہ کرے ہنوز
تیر قبضے سے کمان کے سرکنے نہ پایا تھا کہ آواز آئی تم راجہ ہو اور ہم جتنے جنگل کے جوگی تپشوی اور رتنے رہنے
والے ہین کیا چرند کیا پرند تمہارے سائے مین بستی ہین سبھون کے تم رکھوالے ہو ہا مہاراج ہماری تپسیا کا
ہرن ہی شکار مت کرو ✣ جب جوگیون منیون تپشویون کی راجہ نے یہ بات سنی ہاتھ رکھ گھوڑے کی باگ لیے اُن سب
رکھیون نے آشیرباد دیا راجہ نے اُنکو ڈنڈوت کر کے یہ پوچھا کن کا یہان مکان کونسا ہی ہم جاکر درشن کرین
اور اونکے قدم لین ✣ یہ سنکر وے سب خوش ہوئے اور استھان اُنکا پاس بتایا اور کہا تھوڑی سے دن
ہوئے ہین کن منی تیرتھ کو گئے ہین اونہون نے ایک لڑکی کو بیٹی کر کے پالا ہی سو وہ اُنکے مکان مین ہی جو مہاراج اب
وہان تلک جاوینگے تو کن منی تیرتھ سے آکر سکنتلا سے یہ بات سُن بہت خوش ہووینگے ✣ راجہ کے دل
مین آگئی گھوڑے کو وہین چھوڑ پانون پانو تب اُنکے استھان تلک گیا اسمین دیکھا کہ جوان پھرکی دل مین شاد ہوا کہ

مین تھین تانتین ٭ جگر تیر مژگان سے تہین چھانتین ٭ تلطف سے جسدم کہ وے ہنستیان ٭ تو زاہد کو بھی
سوجھتین مستیان ٭ ہر ایک کا وہ پری سا چہرہ جو نظر آتا کوئی تو غش کھاتا اور کوئی دیوانہ ہو جاتا **شعر**
جو زلفین تھین زنجیر پائی جنون ٭ کف پای رنگین تھے سرگرم خون ٭ اگرچہ ظاہر مین وے سبھی سر سے پاؤن تلک
تمام حسن و جمال اور ناز و ادا تھین لیکن حقیقت مین وہ شعلہ بھبھوکا کہ جسکا نام سکنتلا تھا اپنے ایک جلوہ سے دل و
جان دونون جہانکا پھونک دیتی تھی شہرہ اوسکی گرم بازاری کا دھوم اسکے حسن عالم سوز کی ایسی تھی کہ آفتاب
عالم تاب کو ایک ذرہ اوسکے آگے تجلی نہ تھی **شعر** کہان تک بیان اوسکی ہون خوبیان ٭ سراپا تھین اسمین خوش
اسلوبیان ٭ القصہ کن منی نے ایک دن اوس نازنین سے یہ بات کہی کہ اب مین تیرتھ کرنے کو جاتا ہون
تھوڑے سے دنون مین نہا کر پھر آتا ہون تب تلک تو چین و آرام سے یہان خوش رہیو جو کچھ مطلوب ہو
گوتمی سے کہا کریو وہ تیری خاطر حاضر کیا کرے گی اور جان و دل سے صدقے قربان ہو کر سر سے پاؤن تلک
تیری بلائین لیا کرے گی پر جو کوئی تپشوی یہان آوے آدر کر پانون پڑیو اور اوسکی خدمت کیجیو جہان تک تجھسے ہو سکے
کوتاہی مت کیجیو ٭ اس اس طرح وہ اسے سمجھا سمجھا نصیحت دلاسا دے روانہ ہوا اور وہ آتش کا پرکالا اندھیرے
گھر کا اجالا شیرین منش لیلی روشن طلسم حسن و جمال کے گنج کا یعنی سکنتلا برنگ گل جسکی جگہ چاہئے تھی چمن مین وہ
رہی اسی بن مین **شعر** شروع جوانی وہ اسکا وہ جوبن ٭ نیا عالم اپنا دکھاتا تھا بن بن ٭ جتنے اوس دشت کے
جرند و پرند تھے وے اسکے دام محبت کے پابند تھے اور وہ خدمت مین منی لوگون کے مشغول تھی ٭ جب کتنے دن
گذرے ایک تازی وحشت آ اسے دوچار ہوئی چار و ناچار اپنے دل کو یون بہلاتی تھی ٭ کبھی ہرن کے بچون کو دانہ
کبھی درختون کو پانی دیا کرتی اور خاطر اسکی ہر آن گوتمی ہر ہر طور سے کیا کرتی کن کی سفارش کے سوا وہ خود اسکی
فرمان بردار بلکہ جان نثار تھی اور وے دونون سکھیان اوسکا منہ دیکھتے ہی رہتیان تھین جب جوانی کی اومنگ نے
عالم کچھ اور دیکھایا شوخیان نئے نئے طور کی اس نازنین مین سمانے لگین دلداری اور دلربائی کے اختلاط ان
ہمجولیون سے شروع کئے ترچھی نگاہون تیکھی نظرون سے اشارون ہین اشارون مین انکے دلون کو بیچین کرتی
تھی بگڑ بگڑ کر ہزارون طرح چن چن کے انکو نام دہرتی تھی **اشعار** کبھی ہنس بول کر نہال کیا ٭ کبھی ٹھوکر سے پایمال
کیا ٭ نہ تھا دلربائی کا اک طور کچھ ٭ ہر اک آن مین آن تھی اور کچھ ٭ وہ قامت قیامت کا نمونہ بلکہ آمد مین اوس سے
بھی دونا تسپر تمام وہ ترکیب بدن کی جیسا پھولون کا گڑوا آفت غضب وہ چھاتیون کا ابھار چمن حسن کی اس سے تر و
تازہ بہار عالم کچھ کا کچھ نظر آتا تھا جسے دیکھکر عالم کا جی جاتا تھا کمر کی بھی لچک سے رگ جان تلک پیچ و تاب تھا اور ہر روز

بن کو چھوڑا اور بن کو گیا ✤ اور مینکا کو وہین حمل دریافت ہوا اس سبب اُسے راجہ اندر کے دربار مین جانا پڑا ہوا
چار و ناچار نو مہینے تلک دن گنتی رہی جب مدّت پوری ہوئی تو ایک ماہ رو لڑکی جنی قہر یہ ہی کہ بے مہری سے نہ چھاتی
لگا کر اُسے دودہ دیا نہ بے اُلفتی سے ایکدم گودی مین لیا نسل انسان کی جان محبّت ذرا نہ کی اور وہین پٹک کر
اُسنے اتنی بات کہی کہ جسے ہماری ذات مین کوئی نہ رکھے اُسے کیون اللہ نے دیا **بیت** بات یہ جون نکلی لب سے کہا
وہین وہ پیچ و تاب ✤ اڑ گئی آئی جدھر سے تھی بچندین اضطراب ✤ وہ تو گئی اُودہر یہ رہی اودہر ✤ اب آگے
داستان کا یون بیان ہی کہ اوس جنگل مین سوا خدا کے اُوسکا کوئی خبر لینے والا نہ تھا پر ایک پکھیرو اُسپر اپنے پرون
کا سایہ کیے تھا اِس سے اُسکا نام شکنتلا ہوا وہان پڑی ہوئی وہ روتی تھی آنسوون کے موتی پلکون مین پروتی
تھی دودہ کے لئے مُنہ پسار رہی تھی ہاتھ پاؤن اپنے مار رہی تھی کہ پروردگار عالم نے اپنا فضل کیا جو گوتمی کہین
نہانے کو چلی تھی جون اُوس طرف سے ہو نکلی دیکھا کہ یہ کیا قدرت الٰہی ہی جو اس صورت سے نظر آتی ہے
رباعی اُوس نو گلِ چمن کو گلستان سے دور دیکھ ✤ حیران برنگ بلبل تصویر ہو گئی ✤ غلطان دُرِ یتیم سے
تھی لیک خاک پر ✤ غلطانی اُسکے دیکھ دے والگیر ہو گئی ✤ اُسپر اُنہین نہایت ترس آیا دوڑ کر خاک پر سے اٹھا یا
گودی مین لیکر کہنے لگے یہ پری جن یا کسے قوم کی ایسی خوبصورت لڑکی ہی کہ دیکھی نہ سنی کچھ کہا نہین جاتا اور کچھ سمجھ مین
نہین آتا کس نے اِس جنگل مین لاکر خاک کے اوپر اِس چاند کے ٹکڑے کو ڈال دیا تھا اُسکے چھاتی سے لگائے ہوئے
یہول مین سوچ بچار کرتے گھر کو پھرے مکان مین پہنچتے ہی اپنی بہن گوتمی کو اُسکی صورت دکھا کر پیار سے کہا کہ جی
لگا کر بہت اچھی طرح پرورش کرتی رہیو ایسا نہو کہ کسی طور سے کوتاہی ہو ✤ لڑکی کی جو وہ صورت اُسنے دیکھی اور
بھائی کی اُسکے حق مین یہ مہربانی کی باتین سُنین پہلے اُسکی بلائین لین پھر گود سے لیکر اپنے گلے لگا پالنے لگی دن
رات چھاتی پر اُسے لٹاتی تھی مہ محبّت سے دودہ پلواتی تھی ✤ وہ اِس صورت سے پلتی تھی اور جتنے اُس
جنگل کے تپشوی تھے اُسکو پیار کرتے تھے سبکی وہ پیاری تھی اُن سبھون مین شہرہ تھا کہ گوتمی کی بیٹی ہی دن
بدن وہ بڑھتی ہوتی تھی اور تخم محبّت ہر دل مین بوتی تھی ✤ اور بھی دو لڑکیان وہان تھین ایک کا نام انسویا تھا دوسری کا
نام پریمودا تینون پرورش پاکر جب بڑی ہوئین آٹھہ پہر ساتھ کھیلنے لگین ان سبھون کو اُنمین ایسا پیار و اخلاص
تھا گویا اُنکی ایک جان اور جدا جدا قالب تھا **ابیات** ہر اک اُونمین تھی زہرہ و مہر و ماہ ✤ جنہین دیکھ کر ہووے
یوسف کو چاہ ✤ اگر چاہے شاعر کرے شاعری ✤ بیان اوکی ہووے نہ خوبی ذری ✤ خدا نے اپنے
دست قدرت سے اُن تینوں کے سراپا مین سراپا خوبیان بھردی تھین **اشعار** بھوین جسے کہ سنتے

تخت پر ہوا سے آسمان سے زمین پر اُتری ✣ وہ ایک ایسا ستارہ تھی کہ تمام عالم کو جسنے روشن کر دیا تیسرے سولہ سنگار
بارہ ابھرن جو اُسنے سر سے پاؤن تلک کیے دن کو تو سورج اُسکا جلوہ دیکھکر شک کی آگ سے جلا اور رات کو چاند غیرت
سے داغ ہوکر ستارون کے انگارون پر لوٹا ✣ ویسی موہنی صورت اور وہ بناؤ جو دیکھا جوگ
بجوگ مین آگیا تپشیا کا پیڑ جڑ سے اُکھڑ آگیا وہ خرمن صبر کی جلانے والی بجلی تھی کہ جسپر اُوسکی نگاہ گرم پڑی بیتاب
ہوکر دل اُوسکا سینے مین بسمل ہوگیا اگر فرہاد دیکھتا جان شیرین دیتا لیلیٰ مجنون ہو جاتی ✣ **بیت** ✣
نہ بلبل ہے ہوتی تھی اوسپہ شیدا ✣ گلون کی بیکلی تھی دل مین پیدا ✣ بہشت سے نکل کر جو اُسے دیکھتی
حور تو یقین ہے کہ جان دینے مین نہ کرتی قصور ✣ **شعر** دیکھکر اُوسکو کافر و دیندار ✣ کرتے اُسمین تھے یہی تکرار ✣
شعر جہان یہ صنم آوے یارب نظر ✣ کسے دین و دنیا کی دیوے خبر ✣ حاصل کلام وہ اس صورت سے اُس
مُنی کے موہنے کو اور من بس کرنے کو اٹھکیلیون کی چال خرام ناز کے انداز سے چلی اچپلاہٹ اور چنچل پنے
سے ٹھوکر دامن کی کریبان شکیبائی کو چاک کرتی تھی آنچل دوپٹے کا سر پر سے کاندھے پر اور کاندھے سے
پھسلکر زمین پر آرہتا تھا اُوس سرو گل اندام کے اس ناز و انداز پر نسیم و صبا صدقے قربان جاتی تھی بھنورے
دے آنکھین دیکھکر نرگس پیالہ شراب شوق کا لیکر کھڑی رہ جاتی تھی کرکی لچک سے تار تار
سنبل کا پیچ و تاب کھاتا تھا ✣ بین بجاتی ہوئی ہولی گاتی ہوئی وہیان تالون پر دہرے پھول دامن و گریبان
مین بھرے ہوئے اگر وہان جلوہ گر ہوئی جہان وہ جوگ سادھے تپشیا کر رہا تھا ✣ یک بیک پازیب
کے گھنگرون کی جھنکار بین کے تارون کی آواز گانی کی لے سے ملی ہوئی سنکر بیقرار ہوا و سنے جو نہین
آنکھین کھول دین ایسی شکل نظر آئی کہ ایک ہی نظارے سے اُسکا سب وجہان گیان جاتا رہا برسون مین جب
کی جتنی پونجی جمع کی تھی اُسکے ناز و غمزے کی فوج نے سبکی سب ایک ہی دم مین لوٹ لی ✣ پھر تو غش کھاتا
ہوا اُٹھکر پروانہ وار اُس شمع رو کے گرد پھرنے لگا اور بیتابی سے دم بدم قدمون پر گرنے بلائین سر سے
پاؤن تلک لینے اور صدقے ہو ہو جان اپنی دینے **شعر** دل اُسکا محو جلوۂ جانانہ ہوگیا ✣ کرتے ہی یک نگہ کے
وہ دیوانہ ہوگیا ✣ تب تو پری دم دلاسا دے اُسے ہوش مین لا اپنی بھی چاہت جتا گرم جوشی کرکے اس مرے
مین لائی تو اوسکے دل نے پہلے بوس و کنار سے نہایت لذت پائی پھر تو کام دیو نے آکر اپنا کام کیا کہ ایک
آن مین اوسکا وہ کام تمام کیا اوسنے اپنے اس جوگ کا یہ پھل پایا کہ ایک دم کے مزے کی خاطر سب کچھ گنوایا پھر
پچھتایا کہ مین نے کیا بُرا کام کیا اپنے تئین تمام پھلون مین بدنام کیا تب تو اوسکے سوا کچھ اور بن نہ آیا کہ اوس

معاف اُسکو کرین ہو لطف فرما ✤ کہ خالی ہی بشر کوئی خطا سے ✤ کسیکو اسمین طعنے کوئی دے کیا ✤

جوان بس دل لگا تو داستان پر ✤ یہان سے یون ہی اب آغاز اسکا

آغاز داستان

کہ اگلے زمانے مین وسوامتر نام ایک شخص تھا شہر کو چھوڑ جنگل مین رہا کرتا اور اپنے طور کی عبادت و ریاضت
دن رات کیا کرتا اپنے صاحب کی بندگی مین تن بدن کی کچھ اُسے خبر نہ تھی سوا اُسی کے تصور کے کبھی نگاہ ادھر
اودھر نہ تھی یہان تک دُبلاپے سے لٹا تھا کہ پہچانا نہ جاتا **شعر** بدن سوکھ کر اُسکا کانٹا ہوا تھا ✤ ریاضت کے
مارے وہ جیتا موا تھا ✤ ان دکھون سے اوسکو کبھی ایک دم آرام نہ تھا سوا اُٹھانے ان جفاؤن کے کچھ کام
نہ تھا تاکہ اس خاکساری سے آرزو دل کی بر آوے اور درخت سے مدعا کے پھل پاوے ایسا جوگ
کیا ایسا آسن باندھ بیٹھا نزدیک تھا کہ بندگی کے زور سے راجہ اندر کا سنگھاسن جھین لے جتنی تیرتھ تھے ان سب
مین گیا شہر شہر دریا دریا گھاٹ گھاٹ پر کرما کرتا پھرا نہ چھوڑا کسی ندی کا کنارہ ✤ جس جنگل مین کسی درخت
تلے ذرہ بیٹھتا گرداگرد آگ جلاتا پھر اپنے تئین اُلٹا لٹکاتا دم بدم دھوان منہ مین لیا کرتا تپشیا اس طرح کیا کرتا غرض
اُس تپشوی کا یہی حال تھا آٹھون پہر تپ جپ کا خیال تھا چونسٹھ برس تلک وہ بیابان نورد تھا
سر سے لگا کے پاؤن تلک گرد گرد تھا ✤ بنا سپتی ہی کھاتا رہتا بھوکھ پیاس کی ایذائین سہتا اور رو بآفتاب
ہو کر **رباعی** گرمیون مین وہ جگر تفتہ جلا کر گرد آگ ✤ بیٹھتا تھا ڈھیر جیسے راکھ کا آدی نظر ✤ اور جاڑون مین
گلے تک پانی مین ہو کر کڑا ✤ جب کیا کرتا تھا شوق دل سے ہر شام و سحر ✤ ایسی باتین سنکر راجہ اندر کو بہت
سوچ بڑھا ڈر دل مین ہوا اسکے آسن جوگ توڑنے کے لیے منوکا پری کو بلا کر بہت سی آو بھگت کی اور یہ احوال ظاہر
کیا ✤ وہ راجہ کے حسن سلوک سے بہت خوش ہوئی اور اس مطلب کی سنتے ہی یون بولی کہ مین وہ پری ہون
کہ اگر میرا سایہ برہما بشنو مہادیو پر پڑے دیوانے ہو جاوین **ابیات** جو وے ہو دین وحشی تو کر لون مین
رام ✤ میری یاد مین بھولین سب اپنے کام ✤ یہ ایسی ہین جادو بھری انکھڑیان ✤ رہے دیکھ کر انکو سدہ بدہ
کہان ✤ یہ احوال جب ایسے لوگون کا ہو ✤ رکھون پاکدامن مین کب اور کو ✤ وسوامتر کو ایک پل مین اپنی پر
دیوانہ کر لون تمام عمر کو قشقے کی جاگہ یہ کلنک کا ٹیکا ماتھے پر دھر دون جوگی یا جتی تین طبق مین کون ایسا ہی جو مجھ سے
آپکو بچاوے اُسکو تو مین ایک دم مین اور کا کچھ اور کر دون قسم ہی مہاراج کی اگر اُسے کام کی بس کر انگلیون پر
نہ نچاون تو نام اپنا منوکا نہ رکھاؤن ✤ باتین کتنی ایسی ہی کر کے بین کاندھے پر دھر وہان سے اٹھی بیٹھ اپنے

کا ترجمہ اپنی زبان کے موافق کرا دے للّو جی لال کب کو حکم کیا کہ بلا ناغہ لکھایا کرے ✤ اگرچہ کبھی سوا نظم کے نثر کی مشق بھی لیکن خدا کے فضل سے بخوبی انصرام ہوا کہ جسنے سنا پسند کیا اور اچھا کہا بہت سا پڑھنے لکھنے مین آیا اور کچھ کہتے کہتے اتفاقات سے رہ گیا ✤ ان دنون مین کہ ۱۸۰۱ عیسوی ہین اور احقر قرآن شریف کے ہندی ترجمے کا محاورہ درست کرتا ہی صاحب ممدوح نے فرمایا ہم چاہتے ہین کہ اب اس کتاب کو سرنو چھپوا دین نظر ثانی لازم ہی اور اوس کب کے فرمایا کہ تم بھی اوسی کتاب سے مقابلہ کرو کہ اگر کسین مطلب کی کمی بیشی ہوئی ہو نہ رہے چنانچہ ہم انکا فرمانا بجا لائے پھر موافق حکم صاحب کے بندے نے تھوڑا سا دیباچہ اور بھی لکھا والا نامہ اگلا یہی ہے

بیت

خدا کا نام لے پہلے زبان پر	لگا پھر دل کو اپنی داستان پر

یہ قصہ فرخ سیر بادشاہ کی سلطنت مین سنسکرت سے برج بھاکھا مین ترجمہ ہوا تھا اب شاہ عالم بادشاہ کے عہد مین اور زبدۂ نوئینان عظیم الشان مشیر خاص شاہ کیوان بارگاہ انگلستان اشرف الاشراف مارکوس ولزلی گورنر جنرل بہادر دام دولتہ کی حکومت مین ۱۸۰۱ مین مطابق ۱۲۱۵ ہجری کے جناب جان کلکرسٹ صاحب دام ظلہ کے حسب الحکم کاظم علی جوان نے اسے زبان ریختہ مین بیان کیا ✤ اس داستان کے لکھنے والے نے یون لکھا ہی کہ فرخ سیر بادشاہ کے فدویون مین سے مولی خان فدائی خان کے بیٹے نے جب ایک لڑائی ماری تب حضور پرنور سے اسکا خطاب عظیم خان ہوا اسی ایام مین اسنے نواز کشور کو حکم کیا کہ سکنتلا ناٹک جو سنسکرت مین ہی برج کی بولی مین کہ اس کبیشر نے یہ کہانی کبت دوہرے مین کہی کہ جسکا ترجمہ یہ ہی اوجو انکر نیری مین ہی جو سنسکرت سے ہوا ہی اگر اسمین اور اسمین کچھ فرق ہو تو ممکن ہی ✤ اب صاحبان دانش و بینش کی خدمت التماس میرا یہ ہی کہ چشم و گوش انصاف کھولین اور ٹک منصفی سے بولین کہ کبت اور دوہرے کا ترجمہ جیسا چاہیے ویسا زبان ریختہ مین کب ہو سکتا ہے اسکے اور اسکے مضمون کی بندش کا فرق کھلا ہوا ہے بیان کی احتیاج کیا ✤ **شعر** ✤ طرز اسکی ہے جدا اسکا نرالا طور ہے ✤ اوسکا عالم اور ہے اور اسکا عالم اور ہے ✤ قطع نظر اس سے کہ کبت ہو یا دوہرا نظم کا ترجمہ نثر مین طبیعت کو منتشر کرتا ہے کیا کیا ✤ **اشعار** ✤ لکھے یہ اسلیے دو چار فقرے ✤ اگر جلنے تامل ہو کسی جا گرفت اسمین نہ اہل خرد کو ✤ کہ اس مضمون کا یان طور یہ تھا ✤ وگر دیکھین خطا تو بھی سمجھ کر ✤

INDIAN INSTITUTE

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پری ہو یا انسان کسیکی کیا جان جو اُسکے شاہد حمد و ثنا کے حسن و جمال پر کر سکے نگاہ کلام معجز نظام احمد مجتبی محمد مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا اسپر ہی گواہ کیا وہ جلوہ تھا جسے دیکھ موسی آپ مین نرہا عشق ہی اُسکی حسن کو کہ کوئی تو دیوانہ ہوا اور کسی نے اپنا جی ہی دیا کون ہی ایسا جسکے دل کو اُسکی نہین ہی لاگ اُسی کا سوز و محبت رکھتی ہی آگ

رباعی

بزم حیرت مین مثال شمع ہر اہل نیاز
ای جوان رکھتا ہی کیا کیا دل مین اپنی سوز و ساز

لب پہ مہر خامشی بہتر ہی سوز عشق سے
ہو نہ از خود رفتہ بس آگے نہ کر افشاے راز

اب یہ ہیچمدان ہر صغیر و کبیر کی دریافت کے لیے اس روزگار کے سررشتے سے کہ سرکار مین کمپنی بہادر دام اقبالہ کے مقرر ہوا بیان کرتا ہی ٭ کرنیل اسکاٹ صاحب جو لکھنو کے بڑے صاحب ہین اُنہون نے حسب الطلب گورنر جنرل بہادر دام ملکہ کے سنہ ۱۸۰۲ عیسوی مین کتنے شاعرون کو سرکار عالی کے ملازمون مین سرفراز فرما کر اشرف البلاد کلکتے کو روانہ کیا اُنہون مین احقر بھی یہان وارد ہوا اور موافق حکم حضور خدمت مین مدرس مدرسہ ہندی کے جو صاحب والا مناقب کلکرسٹ صاحب بہادر دام ظلہ مین شرف اندوز ہوا ٭ دوسرے ہی دن اونھون نے نہایت مہربانی و الطاف سے ارشاد فرمایا کہ سکنتلا ناٹک

Sakuntila Nalak

بعون صناع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان

سکنتلا ناٹک

مطبع نامی منشی نولکشور میں بطبع مزین مطبوع ہوئی

Śakuntalā nāṭaka.

D
15.E39.

Indian Institute, Oxford.
The Lucknow Sparks Library.
Presented
by
Munshi Newul Kishore.

